# اطائب الصیّب علیٰ ارض الطیّب

١٣١٩ھ

طیب (عرب صاحب) کی زمین پر بہت پاکیزہ بارش

تصنیف لطیف:

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ

ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

www.alahazratnetwork.org

رسالہ

# اطائب الصّیّب علی ارض الطیّب

۱۳۱۹ھ

## (طیّب (عرب صاحب) کی زمین پربہت پاکیزہ بارش)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ الذی نصر المقلدین للائمۃ المجتہدین بالاحسان فی الدین علی الطغام المارقین و اظہر عجز المفسدین وجہل الابلدین الغیر الفارقین بین الدائن والمدین، والصلٰوۃ والسلام علٰی سید الانام وسند الکرام والہ العظام وصحبہ الفخام و ائمۃ الاسلام واولیاء الاعلام المتصرفین باذنہ فی الارواح والاجسام وعلینا بھم یا ذاالجلال والاکرام، اٰمین!

تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے ہیں جس نے احسان کے ساتھ دین میں اجتہاد فرمانے والے ائمہ کرام کے مقلدوں کی مدد فرمائی ان کمینوں پر جو سرکش ہیں اور مفسدوں کے عجز اور دائن و مدین کے درمیان فرق نہ کرنیوالوں کند ذہنوں کے جہل کو ظاہر فرمایا، اور درود وسلام ہو کائنات کے سردار پر جو کہ کریموں کی سند ہیں اور ان کے عظیم آل واصحاب پر، اور ائمہ اسلام اور اولیاء کرام پر جو انکی اجازت سے ارواح واجسام میں تصرف کرنیوالے ہیں اور ان کے صدقے میں ہم پر بھی اے جلالت و بزرگی والے! آمین! (ت)

www.alahazratnetwork.org



بعد حمد و صلوٰۃ حضرت عظیم البرکۃ، صاحب حجت قاہرہ و صولت باہرہ و تصانیف زاہرہ مجدد المائۃ الحاضرہ، تاج الفقہاء، غیظ السفہاء، محمود الکملاء، محسود الفضلاء، ماحی الفتن، حامی السنن، زین الزمن، حبر شریعت، بحر طریقت، ناصر ملت، حضرت عالم اہلسنت دام ظلہٗ و مدّ فضلہ و کثرت احبابہ و کسرت اعداءہ بالنبی الکریم علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیم نے آخر رسالہ فیض مقالہ ۱۶ انزالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار میں تمیز سُنّی و وہابی کے لئے چند کلمات مجملہ ارشاد فرمائے کہ جو ان کو مانے وہابیت سے پاک ہو سُنّی بن جائے، از انجملہ فرمایا:

[(۴) تقلید ائمہ فرض قطعی ہے بے حصول منصب اجتہاد اس سے رُوگردانی گمراہ بددین کا کام ہے غیر مقلدین مذکورین اور ان کے اتباع و اذناب کہ ہندوستان میں نامقلدی کا بیڑا اٹھائے ہیں محض سفیہان ناشخص ہیں ان کا تارک تقلید ہونا اور دوسرے جاہلوں اپنے سے بھی اجہلوں کو ترک تقلید کا اغوا کرنا صریح گمراہی و گمراہ گری ہے۔

(۵) مذاہب اربعہ اہلسنت سب رشد و ہدایت ہیں جو ان میں سے جس کی پیروی کرے اور عمر بھر اسی کا پیرو رہے کبھی کسی مسئلے میں اس کے خلاف نہ چلے وہ ضرور صراط مستقیم پر ہے اس پر شرعاً کوئی الزام نہیں، ان میں سے ہر مذہب انسان کے لئے نجات کو کافی ہے۔ تقلید شخصی کو شرک یا حرام ماننے والے گمراہ ضالین متبع غیر سبیل المؤمنین ہیں۔

(۶) متعلقات انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء مثل استعانت و نداء و علم و تصرف بعطائے خدا وغیرہ مسائل متعلقہ اموات و احیاء میں نجدی اور دہلوی اور ان کے اذناب نے جو احکام شرک گھڑے اور عامہ مسلمین پر بلاوجہ ایسے ناپاک حکم جوڑے یہ ان گمراہوں کی خباثت مذہب اور اسکے سبب انھیں استحقاق عذاب و غضب ہے۔]

ایک بزرگوار تقریباً تینتیس ۳۳ سال سے خاکی رامپور ہیں۔ زبان عوام میں "مولوی طیب عرب" کے نام سے مشہور ہیں، یہیں کچھ پڑھا پڑھایا، انقلاب زمانہ نے پرنسپل بنایا، بیس ۲۰ برس ہوئے سنہ ۱۳۰۰ھ سے پہلے حضرت عالم اہلسنت دام ظلہ رامپور تشریف لے جاتے، اس زمانہ میں عرب صاحب کچھ ایسی ہی شُد بُد جانتے اور کچ مچ عربی بول لیتے۔ خدمت اقدس میں اکثر حاضر آتے، یہی ہندوستانی انگرکھا وغیرہ پہنے ہوتے مگر عرب کہلانے کے باعث حضرت والا اعزاز فرماتے، ہاں اس وضع کے سبب قلب میں اندیشہ تھا کہ دیکھئے ہندوستان کا پانی عرب صاحب پر کیا اثر ڈالے۔ ابھی تو افضل البلاد کی وضع بدلی ہے آگے کیا کچھ پر پرزے نکالے۔ جب سنہ ۱۳۰۲ھ میں جناب منشی محمد فضل حسن

www.alahazratnetwork.org



صاحب مرحوم مغفور نے انتقال فرمایا حضرت کا رامپور تشریف لے جانا نہ ہوا کہ اُن سے قرابتِ قریبہ داعی زیارت تھی اور جس بندۂ خدا کو فضلِ الٰہی تمام امصار و اقطارِ ہند کے علاوہ بنگالہ و کشمیر و برہما وغیرہ ملکوں کا مرجع فتوٰی بنائے اسے بے ضرورت سفر کی کب فرصت تھی جب سے عرب صاحب کا کچھ حال نہ ملا مگر اُدھر حضرتِ والا کی فراستِ صادقہ کا رنگ کھلا، پرنسپل نے زور لگایا، عرب صاحب کو مجتہد بنایا، وہ رسالہ مبارکہ کہیں ان بزرگوار نے بھی مطالعہ کیا، تقلیدِ ائمہ کو فرضِ قطعی دیکھ کر نئی مجتہدی کا ننھا سا کلیجہ دھک سے ہوگیا، حضرتِ والا کی خدمت میں عریضہ لکھا، یہاں سے جواب مع دلائل صواب کا افاضہ اور مجتہدی کی قلعی کھولنے کو بعض سوالات کا اضافہ ہوا عرب صاحب نے جواب تو عاجزانہ قبول کیا مگر سوالوں کا جواب اصلاً نہ دیا بلکہ دوسرے مسئلۂ تصرفِ اولیائے کرام میں سوال کا راستہ لیا، ادھر سے اس کے جواب کا بھی افادہ اور در بارۂ تقلید سلسلۂ سوالات زیادہ ہوا۔ اب عرب صاحب سو گئے۔ اُن سوالوں کو پانچ، ان کو تین مہینے ہوگئے۔ آخر ادھر سے تقاضائے جواب ہوا۔ عرب صاحب کو پیچ و تاب ہوا، تہذیب کے رنگ بدل گئے، بھرے بیٹھے تھے اُبل گئے، کذب و جہل سے کام لیا مگر روزِ موعود گزرا جواب نہ دیا، یہاں فضلِ الٰہ ہے، ایسوں ویسوں کی کیا پرواہ ہے، اکناف و اقطار سے ہزاروں مفیدانہ پوچھتے فیض پاتے ہیں، جو معاندانہ الجھیں منہ کی کھاتے ہیں۔ روزافزوں فضلِ باری ہے، یہی کارخانہ جاری ہے، ایسوں کا مخاطبہ کیا شے تھا کہ قابلِ اشاعت سمجھا جاتا، خصوصاً وہ خوشش فہم جنھیں بدیہیات کا بھی ادراک نہیں، تنبیہ کے بعد بھی احتیاج تأمل سے انفکاک نہیں۔ حضراتِ ناظرین! ازالۃ العار کی عبارت آپ کے پیشِ نظر ہے ملاحظہ ہو کہ نمبر (۴) میں مطلق تقلید بے تخصیص و تقیید جلوہ گر ہے، تقلیدِ خاص کے بیان میں مستقل جداگانہ پانچواں نمبر ہے۔ یہ مجتہد صاحب ایسے سلیس اردو کلام جدا جدا نمبر تک کے انتظام کو نہ سمجھے اور خطِ اول میں پوچھنے بیٹھے کہ آپ تقلید کی کون سی قسم کو فرضِ قطعی فرماتے ہیں (دیکھو اس رسالہ کا ص۸)۔

آخر حلیمانہ جواب عطا ہو کہ ہم مطلق تقلید کو فرضِ قطعی بتاتے ہیں (دیکھو ص۱۵) اس پر بھی دوسرے خط میں بولے کہ مجھے آپ کے جواب میں غور و تامل کرنے سے یہ کھلا کہ آپ نے وہاں مطلق کا حکم لکھا (دیکھو ص۲۳) انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ؏

چہ خوش چرا نباشد آخر نہ اجتہادست

(بہت خوب کیوں نہ ہو، آخر اجتہاد نہیں ہے۔ ت)

مگر معتمدین سے خبر مسموع ہوئی کہ مجتہد صاحب کو خود اپنی تشہیر مطبوع ہوئی۔ اس بارے میں اور ان کی

www.alahazratnetwork.org



کوئی تحریر چھپنی شروع ہوئی، وہ دو چار ہی دن جاتے ہیں کہ وہ نامطبوع مطبوع ہوئی اس پر یہاں بھی احباب نے مناسب جانا کہ خطوط بعینہا شائع ہوں کہ ناظرین اصل واقعے پر مطلع ہوں، اگر مجتہد صاحب نے کچھ غیرت اجتہاد سے کام لیا، تحریر میں تمام سوالات سے جواب دیا فبہا یہ رسالہ بعونہٖ تعالٰی رسالۂ جواب کا مقدمہ ہوگا اور اگر جوابوں سے راہ کترائی، میر بحری بچائی، خارجی باتوں میں اڑان گھائی بتائی تو یہی رسالہ ان کی تحریر کا پیشگی رَد ہوگا کہ حضرت پہلے سوالات کا جواب دیجئے اس کے بعد کچھ کہنے کا نام لیجئے لہذا توکلًا علی اللہ یہ رسالہ جمع کیا اور عموم فائدہ کو خطوط کا سلیس ترجمہ کر دیا، والصلٰوۃ والسلام علی نبی الھدٰی وآلہ وصحبہ دائمًا ابدًا۔

## خطِ اول عرب صاحب بنامِ نامی حضرت عالمِ اہلسنت مدظلہ السامی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰی حضرۃ الفاضل العلامۃ الشیخ احمد رضا مدظلہ العالی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

بعد السؤال عن عزیز خاطرکم نعرفکم بانا قد اطلعنا فی بعض تصانیفك انك تقول ان التقلید فرض قطعی فتعجبت وحق لی ان اتعجب لانی قد قضیت نحوا من ثلثین سنۃ فی خدمۃ طلبۃ العلم فلم اھتد الی استحباب التقلید فضلا عن وجوبہ فکیف بفرضیتہ لا مطلقا بل فرضیتہ قطعیۃ فلھذا ارغب الیك ان تعلمنی ادلۃ ذلك وعین لی ان ای قسم من اقسام التقلید فرضا قطعیا ثم اخبرنی ان علم المکلف بفرضیۃ التقلید کیف یحصل لہ ابتقلید او

ببارگاہِ فاضل علامہ حضرت احمد رضا مدظلہ العالی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پرسشِ مزاجِ گرامی کے بعد ہم جناب کو معرفت کراتے ہیں کہ ہم نے آپ کی بعض تصنیفوں میں آپ کا یہ قول دیکھا کہ تقلید فرض قطعی ہے اس سے مجھے تعجب ہوا اور مجھے سزاوار تھا کہ تعجب کروں اس لئے کہ میں نے تیس برس کے قریب طالبعلموں کی خدمت میں گزاری مجھے تقلید کو مستحب جاننے کی ہدایت نہ ہوئی چہ جائے وجوب پھر کہاں فرضیت وہ بھی مطلق نہیں بلکہ فرضیت قطعیہ، اسی وجہ سے میں آپ کی طرف آرزو لاتا ہوں کہ مجھے اس کے دلائل تعلیم فرمائیے اور معین کیجئے کہ تقلید کی کونسی قسم فرض قطعی ہے پھر مجھے بتائیے کہ مجتہدوں میں سے کسی کو کیونکر اختیار کرے؛ آیا تقلید سے یا اجتہاد سے؛ بات یہ ہے

www.alahazratnetwork.org



باجتهاد ثم اخبرني كيف يختار المجتهد بين التقليد ام باجتهاد هذا، والله يهدينا واياكم الى سبيل الرشاد۔

محمد طيب

۱۴ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۹ھ ازرامپور

اور اللہ ہمیں اور آپ کو راہ ہدایت دکھائے۔

محمد طیب

۱۴ جمادی الثانی ۱۳۱۹ھ ازرامپور

## مفاوضہ اول از حضرت عالم اہلسنت مدظلہ الاکمل بجواب خطِ اول

بسم الله الرحمٰن الرحيم، نحمده ونصلي على رسوله الكريم۔ الى الفاضل الكامل الشيخ محمد طيب المكي سدده الله بقلب ملكي، اما بعد فاني احمد الله اليك، سلام عليك، وصل الكتاب وحصل الخطاب، غب ما طال امد وتمادى ابد، وظن الوداد ان قد نفد او كان قد، ومما يسر ان التخاطب في امر ديني والسؤال عن فرض يقيني واحببت الجواب رجاء للثواب واظهارا للصواب، وقضاء لحق اخوة الاحباب، ولو انك يا اخي رجعت في هذا الى الكلام المبين لاغناك عن مراجعة مثلي من المقلدين كما به تغنيت فيما تمنيت عن الائمة المجتهدين رضوان الله تعالى عليهم اجمعين الم تر الى ربك كيف يقول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ بنام فاضل کامل شیخ محمد طیب مکی سددہ اللہ بقلب ملکی۔ بعد حمد وصلوٰۃ میں آپ کے[1] سے حمدِ الٰہی بیان کرتا ہوں۔ سلام علیک۔ خط آیا، مخاطبہ لایا، بعد اس کے کہ ایک زمانہ گزرا اور مدتِ دراز نے انقضا پایا اور دوستی نے گمان کرلیا تھا کہ جاچکی یا اب گئی، اور خوشی کی بات یہ ہے کہ گفتگو ایک امر دینی میں ہے اور سوال ایک فرض یقینی سے، تو میں نے جواب دینا چاہا بامید ثواب واظہار صواب وادائے حق محبتِ احباب۔ برادرم! اگر آپ اس معاملے میں قرآنِ عظیم کی طرف رجوع کرتے تو مجھ جیسے مقلد کی جانب رجوع کی حاجت نہ ہوتی جیسا کہ آپ اپنے خیال میں قرآن فہمی کے باعث حضرات ائمہ مجتہدین رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین سے بے نیاز ہوگئے ہیں، آپ نے دیکھا کہ آپ کا رب کیا فرمارہا ہے

[1] یہ مزاج پرسی کے جواب میں شکرِ الٰہی کا اظہار ہے ۱۲ مترجم

www.alahazratnetwork.org



وقوله الحق وما کان المؤمنون لینفروا کافۃ فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون[1]، فقد فرض التفقہ فی الدین واعفی عنہ عامۃ المؤمنین و لم یترک احدا منھم سدًی فانما ارشد للتقلید من اھتدی الم تعلم ان للہ علی خلقہ فرائض لا تترک ومحارم لا تنتھب وحدودا من تعدا ھا فقد ظلم وھلک و لکلھا او جلھا شرائط وتفاصیل لا یھتدی الیھا الا قلیل، وما یعقلھا الا العالمون[2]، فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون[3]،

اور اسی کا قول سچا ہے وما کان المؤمنون لینفروا کافۃ الآیۃ یعنی مسلمان سب کے سب تو باہر جانے سے رہے تو کیوں نہ ہوا کہ ہر گروہ سے ایک ٹکڑا نکلتا کہ دین میں فقہ سیکھے اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائے اس امید پر کہ وہ خلافِ حکم کرنے سے بچیں، تو اللہ تعالٰی نے فقہ سیکھنا فرض فرمایا اور عام مؤمنین کو اس سے معاف فرمایا اور مہمل اور آزاد کسی کو نہیں رکھا ہے تو ضرور اہل ہدایت کو تقلید ہی کا ارشاد ہوا ہے[علہ]۔ کیا آپ نہیں جانتے کہ اللہ عزوجل کے لیے اپنی مخلوق پر کچھ فرض ہیں کہ چھوڑنے کے نہیں کچھ حرام ہیں کہ حرمت توڑنے کے نہیں، کچھ حدیں ہیں کہ جو ان سے آگے بڑھے ظالم ہو اور ہلاکت میں پڑے، اور ان سب یا اکثر کے لیے شرطیں اور تفصیلیں ہیں جنھیں گنتی ہی کے لوگ جانتے ہیں اور ان کی سمجھ نہیں مگر عالموں کو، تو اہلِ ذکر سے مسئلہ پوچھو اگر تمھیں علم نہ ہو۔ بلکہ آپ اپنی

---

[علہ] یعنی جب احکام الٰہیہ ہر عام و عامی پر ہیں آزاد کوئی نہ چھوڑا گیا اور فقہ سیکھنے کو صاف فرما دیا کہ سب سے نہیں ہوسکتا ہر گروہ سے بعض اشخاص سیکھیں اور اپنی قوم کو احکام بتائیں کہ وہ مخالفتِ حکم سے بچیں تو صاف صاف عام لوگوں کو ان فقیہوں کی بات پر چلنے کا حکم ہوا اور اسی کا نام تقلید ہے جس کی فرضیت قرآنِ عظیم کی نص قطعی سے ثابت ہوئی ۱۲ مترجم۔

---

[1] القرآن الکریم ۹/ ۱۲۲

[2] 〃 〃 ۲۹/ ۴۳

[3] 〃 〃 ۱۶/ ۴۳

www.alahazratnetwork.org



بل لو رجعت الی نفسك لالفیت غدك
هذا کمثل امسك وانا اجیرها
باللّٰه ان تبہت او تکابر او تتعامی
عن البدر وهو ناهر سلها
هل للّٰه سبحٰنه وتعالٰی علی العباد
مالا یدرك علمه اول ما یدرك
الا بنص او اجتهاد فان ابت
فمنکرا اتت وان سلمت سلمت
واسلمت فسلها اترین الناس
کلهم عالمین بما لهم وعلیهم
من امور الدین لاحاطتهم
جمیعا بمعانی النصوص و
اقتدارهم طرا علی استنباط
المسکوت عن المنصوص فان
عممت فقد عمیت وان
احجمت فقد هدیت فسلها
عن الذین لایعلمون و
لایبصرون ولا علی الاجتهاد
یقتدرون اولٰئك متروکون
سدی فان انعمت فقد
ضللت الهدی وان ابصرت فانکرت

عقل ہی کی طرف رجوع لاتے تو اپنی اس آئندہ[عہ۱]
کل کو گزشتہ کل کی طرح پاتے اور میں آپ کی
عقل کو خدا کی پناہ میں دیتا ہوں اس سے کہ
انہونی جوڑے یا ڈھٹائی کرے یا چمکتے چاند
ماہِ تمام سے اندھی بنے اپنی عقل ہی سے پوچھئے
کیا اللہ تعالٰی کے لئے بندوں پر کچھ ایسے احکام
ہیں یا نہیں کہ ابتداءً ان کا علم بغیر تصریح شارع
یا اجتہاد مجتہد کے حاصل نہیں ہوتا۔ اگر وہ انکار
کرے تو واجب الانکار شناعت لائی اور اگر
مانے تو سلامت رہی اور طاعت لائی۔ اب
اس سے پوچھئے کیا تیرے خیال میں تمام آدمی
حلال وحرام وجائز وواجب دین کے جتنے
احکام ان پر ہیں سب کے عالم ہیں نصوص شریعت
کے معانی کا سب کو احاطہ ہے۔ منصوص سے
مسکوت کا حکم پیدا کرنے پر سب کو قدرت ہے
پس اگر وہ تعمیم کرے تو یقیناً اندھی ہے اور اس
سے باز رہے تو ضرور مہتدی ہے۔ اب
اس سے ان کا حکم پوچھئے جنہیں نہ علم ہے
نہ بصیرت نہ اجتہاد کی قدرت، کیا وہ شتر بے مہار[عہ۲]
بنا کر چھوڑ دئے گئے ہیں؟ اگر ہاں کہے تو قطعاً
گمراہ ہوئے اور اگر آنکھ کھولے اور بے مہاری سے

---

عہ۱: آئندہ کل کا حال مخفی ہے اور گزشتہ کا ظاہر یعنی دل ہی میں سوچئے تو تقلید کی فرضیت کہ آپ پر مخفی ہے ظاہر ہو جاتی ۱۲ مترجم

عہ۲: یعنی ان پر شریعت کے کچھ احکام نہیں ۱۲ مترجم

www.alahazratnetwork.org


فسئلها مالهم من السبیل الی ان
یعلموا احکام الجلیل ا ان یروا
بانفسهم وھم لایبصرون ویستنبطوا
وھم لایقدرون او یرجعوا الی
العلماء المرشدین فیعتمدون
علیهم فی امور الدین ویعملوا
بقولهم منقادین فان بالاول
اجابت فقد بهتت وخابت
لایکلف الله نفسا الا وسعها[1] وان
ابت وابت الی الاخر اصابت و
وقد وجدت ضالة ضلت ربعها،
ثم من العجب سؤلك عما یسأل
عنه مثلك، ان علم المکلف
بفرضیة التقلید کیف یحصل له
اباجتهاد او بتقلید فلقد قصرت
ولاقصر وزعمت الحصر حیث لاحصر
اما علمت ان الضروری فی علمه عنهما
جمیعا لغنی الیس ان کل مسلم یعلم
ضرورة من الدین علما لایخالطه ظن و
لاتخمین ان لله علیه فرائض وحرمات
وحدودا وتکلیفات ویعلم منهم من
لایعلم علما وجدانیا ان لایعلم وانه
لایقدر ان یعلم الا ان یعلم

انکار کرے تو اب اس سے پوچھئے کہ ان کے لئے احکامِ الٰہی جاننے کی کیا سبیل ہے آیا یہ کہ خود دیکھیں حالانکہ وہ نگاہ نہیں رکھتے، اجتہاد کریں حالانکہ قدرت نہیں رکھتے یا یہ کہ ہدایت و ارشاد والے علماء کی طرف رجوع لائیں، امورِ دین میں ان پر اعتماد کریں جو وہ فرمائیں مطیع ہو کر اس پر کاربند رہیں۔ اگر جواب میں پہلی بات کہی تو یقیناً بہتان اٹھائی ہے اور نامراد رہی، اور اگر اس سے انکار کرکے دوسری طرف پلٹی تو راہِ صواب پر آئی اور جس گم شدہ کا مکان نہ جانتی تھی اسکی ملاقات پائی، پھر عجب بات ہے آپ کا ایسے امر سے سوال جسے آپ جیسا دریافت نہ کرتا کہ مکلف کو تقلید فرض ہونے کا علم اجتہاد سے ہے یا تقلید سے، آپ نے قصر کیا اور قصر نہ تھا اور حصر سمجھے جہاں حصر نہ تھا۔ کیا آپ کو خبر نہیں کہ بدیہی بات اپنے جاننے میں ان دونوں سے یکسر بے نیاز ہے۔ کیا ہر مسلمان بالبداہۃ ایسے یقین سے جس میں کسی گمان وتخمین کی آمیزش نہیں اپنے دین کا یہ حکم نہیں جانتا کہ اللہ عزوجل کے لئے اس پر کچھ فرض ہیں کچھ حرام کچھ حدیں ہیں کچھ احکام، اور ان میں جو جاہل ہے وہ اپنے وجدان سے جانتا ہے کہ جاہل ہے اور یہ کہ جب تک اسے بتایا نہ جائے خود جان لینے

[1] القرآن الکریم ۲/ ۲۸۶

www.alahazratnetwork.org



ویعلمون ان لا براءۃ ذمۃ الا بالعمل ولا عمل الا بالعلم ولا علم الا لمن تعلم فینقدح فی ذھنہ بداھۃ ان علیہ سؤال من اذا سئل ھدی وعلم ھذا سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قائلا وقولہ اصدق مقال الاسألوا اذ لم یعلموا فانما شفاء العی السؤال[1] وقد تواتر ذٰلک من لدن الصحابۃ رضی اللہ تعالٰی عنھم وھلم جرا تواتر کتابۃ الصلوات وسائر المکتوبات علانیۃ وجھرا بل ھو امر مجبول علیہ اجبال البشر من اٰمن منھم ومن کفر فتری عوام کل فرقۃ تأتی علماءھا والباءھا وتسأل دواء داء جھلھا من تحسبھم اطباءھا علما منہ لدیھم بانہ القاضی ما علیھم فاسألھم ابتقلید کان ام باجتھاد فسیأتیک بالاخبار من لم تزودہ بالازواد اٰوانت بنفسک انبئنی

سے عاجز ہے اور خوب جانتا ہے کہ بے عمل کے چھٹکارا نہیں اور بے علم عمل کا یارا نہیں اور بے سیکھے علم نہ آئے گا تو بداہۃً اس کے ذہن میں خود آجائے گا کہ اس پر ایسے سے پوچھنا لازم ہے جو مسئلہ بتا کر ہدایت فرمائے اور یہیں ہمارے مولا رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہوئے اور ان کا ارشاد ہر قول سے زیادہ سچ ہے الاسألوا الحدیث یعنی کیوں نہ پوچھا جب خود نہ جانتے تھے کہ عجز کا علاج تو سوال ہی ہے۔ اور بے شک وہ زمانہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے آج تک برابر فرضیت نماز و دیگر فرائض کی طرح علانیہ وظاہر متواتر ہے بلکہ وہ ہر انسان کی جبلّی بات ہے خواہ وہ مومن ہے خواہ کافر ہے لہذا ہر گروہ کے عوام کو دیکھو گے کہ اپنے یہاں کے اہل علم و دانش کے پاس آتے اور جنھیں اپنا طبیب سمجھتے ان سے مرض جہل کی دوا پوچھتے ہیں اس لئے کہ وہ یقیناً اپنے دل سے جان رہے ہیں کہ ہم اسی طور پر اپنے فرض سے ادا ہونگے اب ان سے پوچھئے یہ تقلید سے تھا یا اجتہاد سے، عنقریب تمھیں وہ خبریں لاکر دے گا جسے تم نے توشہ نہ بندھوادیا تھا یا آپ خود ہی

[1] سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب المجدور یتیمم آفتاب عالم پریس لاہور ۱/ ۴۹
سنن الدارقطنی " " باب جواز التیمم لصاحب الجراح حدیث ۱۰ دارالمعرفۃ بیروت ۱/ ۲۳۵
مشکوۃ المصابیح باب التیمم الفصل الثانی قدیمی کتب خانہ کراچی ص ۵۵

www.alahazratnetwork.org



عن قولك لی ارغب الیك ان تعلمنی
وانا عائذ باللہ ان یکون سؤلك سؤل
متعنت عنید بل سؤل طالب
للحق مستفید فباجتہاد اتیتنی
ام بتقلید فان الامردین والعبث
فیہ من صنیع المفسدین فلیس
عن اعتقاد حکم محید ولا
اعتقاد الاعن منشأ سدید وقد
انحصر فی الاجتہاد والتقلید
ثم اذ لم تہتد وانت تخدم الطلبۃ
مذ ثلثین عاما الی دلیل یدلك
علی استحباب التقلید فضلا عن
وجوبہ فضلا عن افتراضہ
قطعًا وابرامًا فسواء علیك ان
یکون عندك حکم فی القضیۃ
من تحریم او کراھۃ او اباحۃ شرعیۃ
او انت شاك فیما ھنالك او شاك و
شاك فی انك شاك ایًّا ما کان
فلا محید لك من تجویز جواز
ترك التقلید وتلقی الاحکام من
الکتاب المجید لکل عامی جھول
بلید لا یعرف الغث من السمین ولا الشمال
من الیمین ولا الظلمات ولا النور ولا الظل و
لا الحرور اذ لولاہ لما اعتراك شك شائك
فی وجوب التقلید علی اولٰئك فضلا عن الاستحباب

اپنے اس کا حال بولئے جو آپ نے مجھے لکھا کہ
میں آپ کی طرف آرزو لاتا ہوں کہ مجھے تعلیم
فرمائیے اور میں اللہ عزوجل کی پناہ لیتا ہوں اس
سے کہ آپ کا سوال کسی باطل کوش حرکش کا سوال
ہو بلکہ حق طلب فائدہ خواہ کا سوال ہے تو اب
آپ میرے پاس اجتہاد سے آئے یا تقلید سے
کہ یہ معاملہ دین کا ہے اور دین میں لہو مفسدوں کا
کام ہے تو کسی نہ کسی حکم کے اعتقاد سے چارہ
نہیں اور اعتقاد حاصل نہ ہوگا مگر منشا درست
سے اور وہ اجتہاد و تقلید میں منحصر ہوچکا پھر
جب کہ آپ نے اس تیس برس کی خدمت طلبہ
میں دلیل استحباب تقلید کی طرف ہدایت
نہ پائی چہ جائے فرضیت قطعیہ یقینیہ، تو اب آپ
پر یکساں ہے خواہ آپ کو تقلید کا کوئی حکم معلوم ہو کہ
وُہ شرعًا حرام یا مکروہ یا مباح ہے یا آپ کو شک
ہو یا حکم میں شک ہو اور اس میں بھی شک ہو
کہ آپ کو شک ہے۔ بہرحال اس سے مفر نہیں
کہ آپ تقلید چھوڑنا اور قرآن مجید سے احکام نکالنا
ہر ایسے عامی جاہل احمق کے لئے جائز جانیں جسے
نہ لاغر و فربہ میں تمیز ہو نہ دہنے بائیں میں، نہ اندھیری
پہچانے نہ روشنی نہ سایہ نہ دھوپ کہ اگر ایسا
نہ ہوتا تو ان لوگوں پر تقلید خود واجب ہونے
میں کوئی خلش ڈالتا ہوا شک آپ کو پیش
آتا نہ کہ استحباب نہ کہ تقلید سے بچنے کا ایجاب
نہ کہ وجوب تقلید کی کسی خاص ضد پر جمود یا یقین،

www.alahazratnetwork.org



فضلا عن التزام الاجتناب فضلا عن
التیقن الکذاب بخصوص نوع من
اضداد الایجاب ولا وربك لن یستقیم
لك ذٰلك الا باحد مسلکین من اشنع
المسالك موقعین السالك فی اسوأ المھالك
تزعم ان الناس عن اٰخرھم من اھل الاجتھاد
فی جل مایحتاجون الیه فلھم یدان
باستنباط الاحکام وابتداع سبیل اُخر
الی تعرفھا غیر التقلید والاجتھاد فیعلمون
من دون علم ولا استعلام وانا اعیذك
برب المشرقین ان تقول بشیئ من ھذین
الشطین وان وجدت احدا من رعاع
الجاھلین یتفوہ بمثل الباطل المبین فالله
الله خذ بیدہ والی استعلاج الدماغ ارشدہ
واھدہ فقد اخذہ جنون والجنون فنون و
الدین نصح والنصح یثیب الطیب اللبیب
الحاذق الاریب الاجمل منك قریب دع
عنك العوام نبئنی عن نفسك فی تلك
الاعوام کیف عبدت الله وعاملت العبید
اباجتھاد ام بتقلید وعلی کل فالانسان
علی نفسه بصیرۃ ولو القی معاذیرہ
ھل انت من شروط الاجتھاد ملی قادر علیه
ام عاجز خلی علی الاٰخر ما انت
والیش انت حتی لا یجب علیك
التقلید الیسوغ الاجتھاد

اور تمھارے رب کی قسم یہ تمھیں راست نہ آئے گا مگر
دو راہوں میں ایک سے جو سخت بری راہوں سے
ہیں اور اپنے چلنے والے کو نہایت بد مہلکے میں
ڈالنے والی ہیں یا تو گمان اس کا کر تمام لوگ
ہر مسئلے میں جس کی انھیں حاجت ہو اہل اجتہاد سے
ہیں انھیں احکام نکالنے پر دسترس ہے یا یہ کہ
تقلید و اجتہاد کے سوا ان تمام احکام پہچاننے کا
اور کوئی طریقہ گھڑیئے کہ یہ جہال بے علم بے سیکھے
احکام جان لیں اور میں آپ کو پروردگار مشرقین کی
پناہ دیتا ہوں کہ آپ ان دونوں ظلموں میں سے
کسی کے قائل ہوں اور اگر کسی کمینے جاہل کو پائیں
کہ ایسا صریح باطل بکتا ہے تو للہ خدا کو مان کر
اس کا ہاتھ پکڑیئے اور علاج دماغ کی طرف اسے
ہدایت کیجئے کہ اسے جنون نے آلیا اور جنون طرح طرح
کا ہوتا ہے اور دین خیر خواہی ہے اور خیر خواہی پر
ثواب ملتا ہے اور طبیب حاذق عاقل زیرک
اجمل اکمل آپ کے پاس موجود ہیں عوام سے
درگزریئے خود اپنے حال سے خبر دیجئے آپ نے
ان برسوں میں اللہ کو کیونکر پوجا اور بندوں سے
کس طرح معاملہ کیا آیا اجتہاد سے یا تقلید سے،
اور بہرتقدیر آدمی کو اپنے حال پر خوب نگاہ ہے
اگرچہ حیلے کتنے ہی بنائے۔ آپ شروط اجتہاد سے
پُر ہیں، اجتہاد پر قادر ہیں یا عاجز و خالی ہیں، برتقدیر
اخیر آپ کیا اور آپ کی حقیقت کتنی کہ آپ پر تقلید
واجب نہ ہو کیا ایسے کے لئے اجتہاد جائز ہوگا جو

www.alahazratnetwork.org



لعاربليد عاثر باثر ذى غى شديد هل هو الا غى بعيد ام لتعرف الاحكام سبيل جديد وها انت حاصرة فى اجتهاد وتقليد وعلى الاول هل يسوغ لك الاجتهاد فى جميع غصون الشرع ام فى بعض دون بعض من فنون الاصل والفرع على الاخير ما انت فيه مجتهد فعين وما لا فسبيلك فيه فبين وعلى الاول بل هو المتعين وعليه المعول اذ لو لم يحل لك الاجتهاد فى جميع المواد لوجب التقليد فى بعض الفنون وبالخلوص اهتد انه لم تخل سنون، فيا قريب مالك ورقيب ابن ادريس هات هنيها تك وافتح الكيس فأت بعشر صور مفترية من مسائل فقه اجتهاديات تكون انت ابا عذرها لا تستند باحد فى بناء حدرها لا فى بطن ولا فى ظهر ولا فى ورد ولا فى صدر ولا فى جرح ولا تعديل ولا تفريع ولا تأصيل فيظهر الحق ويزول الغرور ولا يغرنك بالله تعالى الغرور وكانى بك مسترشد مما وعيت ان القيت السمع وانت شهيد ان كلامى كان فى نفس التقليد من حيث هو لا اثر فيه للتقييد فلا معنى

عاری ہے عقل متزلزل ہالک سخت عاجز ہو تو یہ دور کی گمراہی ہے یا احکام پہچاننے کے لئے کوئی نئی راہ اور ہے اور یہ ہیں آپ کہ خود اجتہاد و تقلید میں اس کا حصر کرچکے ہیں۔ بر تقدیر اول کیا آپ کو علوم شرعیہ کے تمام اصول و فروع کی شاخوں میں اجتہاد پہنچتا ہے یا کسی میں پہنچتا ہے کسی میں نہیں۔ بر تقدیر اخیر جس میں آپ مجتہد ہیں اس کی تعیین کیجئے اور جس میں مجتہد نہیں اس میں اپنی راہ بتائیے۔ اور بر تقدیر اول بلکہ وہی خواہ مخواہ ماننی ہے اس لئے کہ اگر تمام مواد میں آپ کے لئے اجتہاد حلال نہ ہوتا تو بعض فنون میں ضرور تقلید واجب ہوتی اور یہ برسوں کے برس اس کی طرف ہدایت پانے سے خالی نہ جاتے تو اب امام مالک کے قریب امام شافعی کے رقیب اپنی پونجیاں دکھائیے اور تھیلی کھولئے فقہی مسائل اجتہادی کی دس گھڑی ہوئی صورتیں لائیے جن کا حکم خاص آپ نے استنباط کیا ہو جس کی بنا کے ظاہر و باطن و اول و آخر و جرح و تعدیل و تفریع و تاصیل کسی بات میں آپ دوسرے کی سند نہ پکڑیں ابھی ابھی حق ظاہر ہوا جاتا اور دھوکا زوال پاتا ہے اور دیکھو تمھیں اللہ کے معاملے میں فریب نہ دے وہ فریبی، اور مجھے تو معلوم ہوتا ہے کہ میرا بیان آپ نے حضور قلب سے کان لگاکر سنا تو راہ پالئے ہوں گے کہ میرا کلام نفس تقلید کی محض ذات میں تھا اس میں کوئی اثر کسی قید کا نہ تھا تو خاص کسی

www.alahazratnetwork.org



للسوال عن خصوص نوع وتعيينه و
ما بان مجملا وما كان مجملا فما
الاقتراح لتبيينه اما ان المكلف
هل يتخير ام يخير فبحث أخر
والكلام فيه فاش مشتهر ولهما
ثالث فى الالتزام والكل خارج عن هٰذا
المرام فاياك ثم اياك ان تخلط
الكلام وتخرج المقال عن النظام
وعليك بالانصاف خير الاوصاف،
فانّ رأيت ما التمسته انت ولم يأتك
بدءً انه هو الطريق القويم
فذاك المأمول من طبعك السليم
وودك القديم والافانى اعوذ بربى
وربك ان تكابر تحقيقا او تدابر
من يقاوات ابيت فما انا بأت
ما اتيت ولعلك تجد من يجازى
بمثل ولا يمل مكابرة ولا يخشى
مدابرة والله الهادى وله
الحمد فى الاولى والأخرة
وصلى الله تعالٰى على سيدنا
ومولانا الامان الامين فاتح
الخلق وخاتم النبيين محمد
شارع الاجتهاد للماهرين
وامر التقليد للقاصرين
وعلٰى اٰله الطاهرين وصحبه

نوع کی تعیین سے سوال کے کوئی معنی نہیں اور
جس کلام کا مطلب صاف تھا کوئی اجمال نہ تھا
اس کی شرح چاہنا کیا۔ رہا یہ کہ مکلف بہتر کو
چھانٹے یا مختار ہے، یہ دوسری بحث ہے اور
اس میں کلام مشہور ومعروف ہے اور ان دو
کے لئے مسئلۂ التزام میں تیسرا اور ہے اور
سب اس مطلب سے باہر ہیں تو دیکھو خبردار کلام
کو خلط نہ کرنا اور بات کو اس کے سلسلے سے
باہر نہ لے جانا اور آپ پر انصاف لازم ہے کہ
وہ بہترین اوصاف ہے۔ پس اگر آپ دیکھیں کہ
یہ جواب جو آپ کی خواہش پر آیا اور اس نے
خود پہل نہ کی یہی سیدھا راستہ ہے جب تو آپ کی
طبع سلیم و دوستی قدیم سے اس کی امید ہے ورنہ
میں اپنے اور آپ کے رب کی پناہ مانگتا ہوں اس
سے کہ آپ تحقیق کے ساتھ مکابرہ کریں یا دوست
سے قطع دوستی۔ اور اگر نہ مانئے تو میں ایسا
نہ کروں گا اور کیا عجب کہ آپ کو کوئی ایسا مل جائے
جو آپ ہی جیسا برتاؤ کرے، نہ مکابرے سے
تھکے نہ قطع محبت سے ڈرے۔ اور اللہ ہادی
ہے اور دونوں جہان میں اسی کے لئے حمد ہے،
اور اللہ کی درودیں ہمارے سردار و مولٰی وپناہ
وامین، آغاز خلقت و انجام رسالت محمد صلی اللہ
تعالٰی علیہ وسلم پر جنھوں نے ماہروں کے واسطے
اجتہاد مشروع کیا اور کوتاہ دستوں کو ان کی تقلید کا
حکم دیا، اور ان کی پاکیزہ آل اور غلبہ والے

www.alahazratnetwork.org



الظاھرین و مجتہدی ملتہ والمقلدین لھم باحسان الی یوم الدین و بارك وسلم ابد الأبدین اٰمین اٰمین والحمد للہ رب العٰلمین ۔

اصحاب اور مجتہدینِ ملّت اور خوبی کے ساتھ قیامت تک ان کے مقلدین پر اور اللہ کی برکتیں اور اس کا سلام ہمیشگی والوں کی ہمیشگی تک ۔ آمین آمین! اور ساری خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا مالک ہے ۔ (ت)

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

عفی عنہ بمحمدنِ المصطفی النبی الامی

صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لعشر بقین من جمادی الاٰخرۃ

سنہ ۱۳۱۹ھ

## خط دوم عرب صاحب بقبول ہدایت اُولٰی و استفادہ مسئلہ اُخرٰی

بخدامۃ[1] حضرۃ العالم الفاضل جناب مولوی[2] احمد رضان صاحب قادری[3] سلمہ

امابعد حمد اللہ العظیم والصلٰوۃ والسلام علٰی نبیہ الکریم فاقول بعد السلام علیك ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ان کتابك المنبیٔ عما عندك فی التقلید وفرضیتہ القطعیۃ قد وصل بہ السرور قد حصل لازلت موفقا و مھدیا و لکن قد بقیت مسئلۃ اخرٰی ھی قرینۃ لمسئلۃ التقلید وھی مسئلۃ القول بان لاولیاء اللہ رضی اللہ عنھم

اللہ کی حمد اور اس کے نبی کریم پر درود وسلام کے بعد میں السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد کہتا ہوں کہ آپ کا نامہ تقلید اور اس کی فرضیتِ قطعیہ میں آپ کے اعتقاد سے خبر دینے والا آیا اور خاص اسی کے سبب بیشک سرور حاصل ہوا آپ ہمیشہ توفیق پائیں اور ہدایت کے ساتھ رہیں لیکن ایک مسئلہ اور باقی رہ گیا ہے وہ اسی مسئلہ تقلید کے متصل مذکور ہے اور وہ مسئلہ اس کہنے کا ہے کہ اولیاء اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہم

---

[1] ھکذا بخطہ ۱۲ [2] ھکذا بخطہ ۱۲ [3] ھکذا بخطہ ۱۲

www.alahazratnetwork.org



تصرفٌ فی العالم بمعنی ان الکاملین
من البشر قد فوض الیهم انتظام 42
جزء من العالم ومنهم من فوض الیه
العالم کلہ فمنهم من هو مثل الوزیر
ومنهم من هو مثل العمال ومنهم من
هو مثل الاعوان ولا اقول ان التصرف
لیس له الا هذا المعنی بل انا لا استبشع
الا هذا المعنی فان کان علی التصرف بهذا
المعنی دلیل من الشرع فافدنی به وان کان
للتصرف معنی غیر لبشع فعلمنیه۔ والسلام محمد طیب۔

ویا سیدی انی لما تأملت جوابك
عن مسئلة وجوب التقلید وجدتك
تقول ان کلامك فی التقلید المطلق
لا فی المقید افترید ان التقلید الخاص
لشخص معین غیر واجب فان کان
هذا مرادك فعرفنا به والا فبین لنا
مطلبك ولیس مرادنا من مخاطبتك
الا الاطلاع علی ما عندك
ونسئلك المسامحة فی التکلیف۔

کے لئے عالم میں تصرف حاصل ہے اس معنی پر
کہ کامل آدمیوں کو ایک حصہ عالم کا انتظام
سپرد ہوا ہے اور بعض کو تمام جہان سپرد ہے تو
ان میں کوئی وزیر کی مانند ہے اور ان میں کوئی کارکنوں
کی طرح اور ان میں کوئی سپاہی کی شکل ہے اور
میں نہیں کہتا کہ تصرف کے لئے بس یہی معنی ہیں بلکہ
میں ناخوش نہیں سمجھتا مگر اسی معنی تصرف پر شرع
سے کوئی دلیل ہو تو مجھے افادہ فرمائیے اور اگر تصرف
کے کوئی اور معنی ہوں کہ ناخوش نہ ہوں تو مجھے تعلیم
کیجئے۔ والسلام۔ محمد طیب۔

اور اے میرے آقا! جب میں نے مسئلہ
وجوب تقلید میں آپ کے جواب کو غور کیا تو آپ کا
یہ بیان پایا کہ آپ کا کلام مطلق تقلید میں ہے
نہ مقید میں، تو کیا آپ کا مطلب یہ ہے کہ ایک
شخص معین کی خاص تقلید واجب نہیں۔ پس اگر
آپ کی یہ مراد ہے تو ہمیں اس کی معرفت دیجئے
ورنہ ہم سے اپنا مطلب بیان کیجئے اور آپ کے
مخاطبے سے ہماری اسی قدر مراد ہے کہ جو کچھ آپ کے
نزدیک حکم ہے وہ ہمیں معلوم ہوجائے اور ہم اس
تکلیف دہی میں آپ سے معافی مانگتے ہیں فقط۔

مترجم غفراللہ لہ گزارش کرتا ہے کہ عرب صاحب کا یہ دوسرا خط ایک مدت کے بعد ماہ رجب میں آیا، حضرت عالم اہلسنت دام ظلہم اندر تشریف فرما تھے، دروازے پر ایک سید صاحب تشریف رکھتے تھے، عرب صاحب کا فرستادہ کوئی لڑکا انھیں خط دے کر روانہ ہوا، جب خط ملاحظہ عالیہ

---

عہ هکذا بخطه ۱۲

www.alahazratnetwork.org



42
42

حضرت مکتوب الیہ میں حاضر ہوا اگرچہ مدت سے دورۂ درد کمر شروع ہوگیا اور بخار بھی تھا مگر فوراً جواب دینا چاہا، خط لانے والے کے لئے ارشاد ہوا ذرا ٹھہریں۔ معلوم ہوا کہ وہ تو اسی وقت چلتا ہوا اور وہ سید صاحب اسے پہچانتے بھی نہیں کہ کون تھا کہاں گیا۔ حکیم مولوی خلیل اللہ خاں صاحب بریلوی رامپور سے وطن واپس تشریف لانے والے تھے ان کا انتظار کرکے دوسرا مفاوضۂ عالیہ ان کے ہاتھ مرسل ہوا۔

# مفاوضۂ دوم حضرت عالم اہلسنت مدظلہ بجواب خطِ دوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم

سمع سامع حسن بلاء اللّٰہ فینا فلوجھہ الکریم الحمد حمدا یکفینا، ومن کل داء باذنہ لیشفینا، ومن کل عاھۃ بمنہ یقینا، ویزیدنا بفضلہ ھدی ویقینا والصلٰوۃ والسلام علٰی والینا وسیّدنا وھادینا وشافعنا وشافینا الاراف بنا من امھاتنا و ابینا خلیفۃ اللّٰہ الاعظم فی العالمینا، المولٰی علینا وعلٰی ماخلفنا ومابین ایدینا وعلٰی اٰلہ وصحبہ الفائزین فوزا مبینا، واولیائہ المتصرفین فی العالم باذنہ تمکینا، و وعلینا بھم ولھم اجمعینا، ویرحم اللّٰہ من قال اٰمینا۔ اما بعد فجاء الکتاب و سر بہ قلوب الاحباب لما فیہ افصاح

جو کان رکھتا ہو ہم پر اللہ تعالٰی کی خوبی نعمت سنے اسی کی وجہ کریم کے لئے وہ حمد ہے جو ہمیں بس ہو اور باذنِ الٰہی ہمیں ہر مرض سے شفا بخشے اور باحسانِ ربانی ہمیں ہر آفت سے بچائے اور بفضلِ خداوندی ہمیں ہدایت و یقین زیادہ فرمائے، اور صلٰوۃ و سلام ہمارے والی ہمارے مولٰی ہمارے ہادی ہمارے شافع ہمارے شافی پر جو ہم پر ہمارے ماں باپ سے زیادہ مہربان ہیں تمام جہان میں سب سے بڑے نائب خدا ہیں ہم پر اور تمام آئندہ مخلوق اور گزشتہ خلقت سب پر والی و حاکم ہیں اور ان کے آل و اصحاب پر کہ روشن کامیابی سے کامیاب ہیں اور ان کے اولیاء پر کہ ان کے حکم سے قابو پاکر عالم میں تصرف کرتے ہیں اور ان سب کے صدقے میں ان کی برکت سے ہم پر، اور اللہ کی مہر آمین کہنے والے پر، بعد حمد و صلٰوۃ واضح ہو خط آیا اور دلِ دوستاں نے سرور پایا کہ اس سے قبولِ حق صاف پیدا تھا اور

www.alahazratnetwork.org



بقبول الصواب واقتراح فی مسئلة اخرٰی لکشف الحجاب وھکذا دیدن اولی الالباب یردون ناھلین مناھل العباب لیرتووا ویرووا من یروہ فی تباب، فاردت وحق لی من فوری الجواب وان کان للحمی بحمای اقتراب و وجع فی الخاصرۃ قد طال وطاب کفارۃ للذنوب ان شاء الوھاب والی الاٰن منہ بقیۃ للذھاب و فانبئت ان الاٰتی بالکتاب اٰب وغاب و لوادرمن ھو والی این اٰب حتی جاء اخی وانسی وسرور نفسی الحکیم المولوی خلیل اللہ خان حفظہ اللہ الی یوم الحساب فاحببت ان ارسل علٰی یدیہ الجواب لان مثل الکتاب لا احب ان یکون الا باصطحاب وبربنا نستعین فی کل باب، نعم قد قلت واقول ان مقولی الذی کان عنہ السؤال انما کان فی التقلید من دون تقیید لکن یا اخی ھل یشعر الحکم علٰی مرسل بنفیہ عن شیئ فی حوزہ دخل فمع قطع النظر عن ان سوالک ھذا المجد دعسی ان لایری لہٗ منشؤ سدید ان اشعر اشعر بنفی الفرضیۃ اٰیۃ فرضیۃ للقطع مرضیۃ فماذ الوثوب الی الوجوب، وھا انت

ایک اور مسئلے سے پردہ کشائی کی درخواست تھی اور خردمندوں کا یہی دستور ہے کہ پیاسے ہوں تو دریائے عظیم کے گھاٹ پر آتے ہیں کہ آپ سیراب ہوں اور جسے ہلاک ہوتا دیکھیں اسے سیراب کریں میں نے چاہا اور خود یہی مجھے سزاوار تھا کہ فوراً جواب دوں اگرچہ تپ کو میرے بدن سے قریب تھا اور کمر میں درد کہ مدتوں رہا اور اچھا ہوا اللہ چاہے تو گناہوں کا کفارہ تھا اور ابھی اس کا بقیہ جانے کو باقی ہے اتنے میں مجھے خبر ملی کہ آرندہ پلٹ گیا اور غائب ہوا اور مجھے نہ معلوم ہوا کہ وہ کون تھا اور کہاں واپس گیا یہاں تک کہ میرے برادر مونس وسرور قلب حکیم مولوی خلیل اللہ خاں کہ اللہ تعالٰی قیامت تک ان کا نگہبان ہو آئے تو میں نے انکی معرفت جواب بھیجنا چاہا کہ ایسے خطوط میں مجھے یہی پسند ہے کہ کسی کے ساتھ ہی مرسل ہوں اور ہم معاملے میں اپنے رب کی مدد چاہتے ہیں، ہاں بیشک میں نے کہا اور اب کہتا ہوں کہ میرا وہ کلام جس سے سوال ہوا بے کسی تخصیص کے محض تقلید میں تھا مگر برادرم! کیا کسی مطلق پر حکم ایسی کسی شے سے نفی بتاتا ہے جو اس کے احاطہ میں داخل ہے تو قطع نظر اس سے کہ آپ کے اس سوالِ تازہ کا شاید کوئی صحیح منشا نظر ہی نہ آئے وہ کلام اگر بالفرض مشعر ہوگا تو خاص سے نفی فرضیت کا، کیسی فرضیت جو یقین کے لئے پسندیدہ ہے تو یہ وجوب کی طرف کود جانا کیسا! اور ہاں یہ ہیں آپ سلیم طبیعت والے

www.alahazratnetwork.org



ذا ذوقريحة سليمة قد ابان ابن اخت خالتك الكريمة ان البون بين الواجب و الفرض كمثله بين السماء والارض بل قد اظهر ان الفرض علمي وعملي، وان الكلام ههنا في العلمي فمالي اراه يعرف وينكر ويخبر ويذهل عما يخبر وان اولته بالافتراض القطعي فلم يقل به احد في الخصوص النوعي نعم اذا اتضح لك الحق في مبحث قد سبق فاعلن بافتراض التقليد المطلق فمثلك بالاعتراف للحق احق ثم ان اردت ان تصدر بالحق عما وردت فاجبني اولاً عما سألتك وطرحت الجواب ان كيف عملك وعلمك بمحلك ومجالك في هذا الباب الى غير ذلك مما فصلته في اول كتاب ثم اذا انت من اخوان العلم وقد قلت اخدمه منذ ثلثين سنة فلا يظن بك انك لا تعمل او تعمل وانت عن حكم سبيله في غفلة وسنة وقد علمت ان ابناء الزمان في ذا المنهج ليسوا على شان بل هم بين مكفر ومحرم ومجوز وملزم ومخير ومتخير ومطلق و

خود آپ کی خالہ کریمہ کا بھانجا ظاہر کرچکا کہ واجب و فرض میں زمین و آسمان کا فرق ہے بلکہ یہ روشن کرچکا کہ فرض دو قسم ہے، علمی و عملی، اور یہاں گفتگو علمی میں ہے، تو اب کیا وجہ ہے کہ میں آپ کو پاتا ہوں کہ پہچان کر ناشناسا ہوتا ہے اور خود خبر دے کر بھولا جاتا ہے، اور اگر آپ اسے فرضیت قطعیہ سے تاویل کریں تو خاص نوع میں اس کا کوئی قائل نہیں، ہاں جب کہ گزشتہ بحث میں آپ پر حق واضح ہوگیا ہے تو تقلید مطلق کی فرضیت کا اعلان دیجئے کہ آپ جیسے کو حق کا اقرار زیادہ سزاوار ہے پھر اگر آپ چاہیں کہ جہاں آئے وہاں سے حق کے ساتھ پلٹئے تو اولاً ان امور کا جواب دیجئے جو میں نے سوال کئے اور آپ نے جواب نہ دیئے کہ اس باب میں آپ کا عمل کیونکر رہا اور آپ اس میں اپنا مرتبہ و اقتدار کہاں تک جانتے ہیں اور اس کے سوا اور سوالات جو نامہ اول میں میں نے بہ تفصیل لکھے۔ پھر جبکہ آپ برادران علم سے ہیں اور خود اپنے منہ سے تیس سال سے اسکے خادم رہے ہیں تو یہ تو آپ پر گمان نہ ہوگا کہ آپ عمل ہی نہیں کرتے یا عمل کرتے ہیں تو اس طرح کہ اس کی راہ کے حکم سے غفلت و خواب میں ہیں۔ اور آپ کو خوب معلوم ہے کہ ابنائے زمان اس مسلک میں ایک حال پر نہیں بلکہ کوئی کفر کہتا ہے کوئی حرام، کوئی جائز کوئی واجب، کوئی تخییر کی راہ چلتا ہے کوئی تخیر کی۔ کوئی مطلق

www.alahazratnetwork.org



حاصر فی الاربعة الاکابر وقائل بالتلفیق
ومائل فیہ الی التفسیق ومبیح
فی اعمال لا فی عمل ومرخص و
ناہٍ بعد العمل فہٰذہ عدة
مواضع ولہم فی کلہا مشارع ومنازع
ومن طلب الحق وجانب المراء فلیس
الکلام معہم علٰی حد سواء فعین لی
ثانیا فی جمیعہا ما انت سالکہ
لتخاطب علٰی منسک انت ناسکہ
ثم ائت اخاک سائلا مستفیدا
لا صائلا عنیدا اولن فی یدہ
وانقد بقودہ فمنہما سألک
عن شئ فاجب وایما سار بک
فاقصد واقترب فبعون اللہ
لیسلکن بک صراطا سویا ولیستدرجنک
حتی یوقفک علٰی منزل الہدٰی
ولربما لا یعرف بدءً بعض مقاصدہ
ثم یحمد اخرا حسن موارده فمن
طلب الحق فہٰذا السبیل وحسبنا
اللہ ونعم الوکیل اما سؤالک
عن تصرف الاولیاء فی العالم
واعترافک انک لا تستشبع من
معانیہ الا ما تعلم فان
کان مرادک بتفویض امر
ما یوجب معاذ اللہ

کہتا ہے، کوئی چار اکابر میں محصور کرتا ہے، کوئی
تلفیق مانتا ہے، کوئی اسے فسق بتانے کی طرف
جھکتا ہے، کوئی کہتا ہے مختلف اعمال میں جائز ہے
نہ ایک میں، کوئی عمل کے بعد رخصت دیتا کوئی منع
کرتا ہے۔ تو یہ متعدد مواضع ہیں اور لوگوں کیلئے
ان سب میں مختلف راہیں مختلف ماخذ ہیں اور جو حق
کا طالب اور جدال سے مجتنب ہو تو ظاہر ہے کہ
ان سب کے ساتھ گفتگو ایک روش پر نہیں۔
تو ثانیاً ان تمام مواضع میں اپنا مسلک معین کیجئے
کہ آپ سے اسی روش پر کلام ہو۔ اس کے بعد
اپنے بھائی کے پاس طلبِ فائدہ کے لئے آیئے
نہ حملہ آور ہٹ دھرم بن کر اور اس کے ہاتھ میں
نرم ہو جایئے اور جدھر وہ کھینچے کھنچ جایئے، جو کچھ
پوچھے بتایئے، جہاں لے چلے قصد کیجئے اور قریب
ہو جایئے تو قسم ہے کہ وہ اپنے رب کی مدد سے
آپ کو سیدھی راہ لے جائے گا اور آپ کو آہستہ آہستہ
چلائے گا یہاں تک کہ منزلِ ہدایت پر کھڑا کر دیگا
اور بیشک بارہا ابتدا میں اس کے بعض مقصد
پہچان میں نہ آئیں گے پھر انجام کار اس کی خوبی
مورد کی حمد ہوگی تو جو طالبِ حق ہو تو راہ یہ ہے
اور اللہ ہمیں کافی ہے اور اچھا کام بنانے والا۔
رہا عالم میں تصرف اولیاء سے آپ کا سوال
اور آپ کا اقرار کہ اس کے معانی سے آپ وہی
ناخوش سمجھتے ہیں جو آپ کے علم میں ہے اگر سپرد
کر دینے سے آپ کی وہ مراد ہو جو معاذ اللہ

www.alahazratnetwork.org



تعطيل ذي الامر كملك في الدنيا
ولى ازمة امره الى بعض الامراء
فتنفذ احكامه فيه غنية عن
احكام الملك في خصوص ما جرى
بل من دون عمله بما حدث واعترى
وكذلك بالعون والوزير من هو
للملك معين ونصير يتحمل
عنه بعض ما عليه من الاوزار
والاثقال ويفيده عونا فيما يهمه
من الاعمال والاشغال فهذا لا شك
بشع شنيع لا محض بشع بل كفر
فظيع وحاش لله ان يتوهمه احد
من المسلمين بل كافر ايضا اذا كان
من الموحدين فاستبشاعك اذن
انما يرجع الى معنى باطل اخترعه
توهم عاطل ماله في المسلمين
عين ولا اثر ومن ساء بهم ظنا
فقد كذب وفجر وان كان
معناك واجيرك بالله ان يكون
مرماك ان البشع ان يكون
المولى سبحنه وتعالى شرف جمعا
من عباده المكرمين بان اذن لهم
في التصرف في العلمين من دون ان يجرى
في ملكه الا ما يشاء او يكون لغيره ذرة
من ملك في ارض او سماء او يتوهم هناك

مالک امر کو معطل کر دینے کی موجب ہو جیسے دنیا کا
کوئی بادشاہ کسی کام کی باگیں ایک امیر کو سپرد
کردے تو اس میں اس امیر کے احکام نافذ
رہیں گے اور خاص خاص وقائع میں احکامِ شاہی
کے محتاج نہ ہوں گے بلکہ جو واقعہ نیا پیدا ہوا
اور جو پیش آیا بادشاہ کو اس کی خبر بھی نہ ہوگی اور
ایسے ہی سپاہی و وزیر سے وہ مراد ہو جو بادشاہ
کی اعانت و یاوری کرے اس پر سے بعض بوجھ
اور بار اُٹھالے بعض کاروشغل میں جن کی بادشاہ
کو فکر تھی اسے مدد دے کر فائدہ پہنچائے تو
بیشک ناخوش و قبیح ہے، نہ صرف ناخوش
بلکہ سخت ہولناک کفر ہے اور خدا کی پناہ کہ اس کا
وہم گزرے مسلمان بلکہ کسی کافر کو بھی جب کہ خدا کو
ایک جانتا ہو، اس تقدیر پر آپ کا ناخوش جاننا
ایک ایسے معنیٰ باطل کی طرف راجع ہے جسے بے اصل
وہم نے گھڑ لیا، مسلمانوں میں نہ اس کا وجود نہ نشان،
اور جو مسلمانوں پر بدگمانی کرے وہ جھوٹا اور بدکار
ہے اور اگر آپ کی مراد یہ ہو (اور میں آپ کو
خدا کی پناہ میں دیتا ہوں کہ یہ آپ کی مراد ہو) کہ
ناخوش یہ ہے کہ اللہ عزوجل اپنے گرامی بندوں
سے ایک گروہ کو شرف بخشے انھیں عالم میں
تصرف کا اذن دے بغیر اس کے کہ اس کے ملک
میں بے اس کے چاہے کچھ ہو سکے یا اس کے
غیر کے لئے زمین یا آسمان میں کوئی ذرہ بھر ملک
ہو یا یہاں کسی قدر معطل ہوتے یا بوجھ اٹھانے

www.alahazratnetwork.org



شئ من تعطیل او تحمل وزراء و تخفیف ثقیل کما اذن سبحنہ لجبریل و میکائیل و عزرائیل وغیرھم من مقربی حضرۃ الجلیل علیھم الصلوۃ والسلام بالتبجیل فی تدبیر القطر والمطر والزرع والنبات والریاح والجنود والحیوۃ والممات وتصویر الاجنۃ فی بطون الامھات وتیسیر الرزق وقضاء الحاجات الی غیرذٰلک من حوادث الکائنات وھم فیما بینھم علی منازل شتی کما انزلھم ربھم حتما وبتا سلاطین ووزراء واعوان وامراء فھٰذا مایقولہ المسلم ولامراء وھٰذا کلام اللّٰہ قولا فصلا وحکما عدلا قائلا فالمدبرات امرا[1] توفتہ رسلنا[2] قل یتوفٰکم ملک الموت الذی وکل بکم[3] وھو القاھر فوق عبادہ ویرسل علیکم حفظۃ[4] لہ معقبٰت من بین یدیہ ومن خلفہ یحفظونہ من امر اللّٰہ[5] اذ یوحی ربک الی الملٰئکۃ انی معکم فثبتوا الذین اٰمنوا[6]

بار بار ہلکا کرنے کا وہم گزرے جیسے اس پاک بے نیاز نے جبریل و میکائیل و عزرائیل وغیرہم مقربان بارگاہِ عزت علیہم الصلوۃ والتحیۃ کو بوندوں اور بارش اور روئیدگی اور ہواؤں اور لشکروں اور زندگی اور موت کی تدبیر اور ماؤں کے پیٹ میں بچوں کی تصویر اور خلق کے لئے روزی آسان اور حاجتیں روا کرنے اور ان کے سوا اور حوادث کائنات کا اذن دیا ہے اور وہ قطعاً یقیناً اپنے آپس میں مختلف مرتبوں پر ہیں جسے اس کے رب نے جو مرتبہ بخشا ہے بادشاہ و وزیر و سپاہی و امیر، تو یہ بات بیشک مسلمانوں کے کہنے کی ہے اور یہ ہے اللہ کا کلام فیصلہ کرنے والا، ارشاد اور عدالت والا حاکم کر فرمارہا ہے: "قسم ان کی جو کاموں کی تدبیر کرتے ہیں۔ اسے ہمارے رسولوں نے وفات دی۔ تو فرما تمھیں ملک الموت وفات دیتا ہے جو تم پر مقرر فرمایا گیا ہے۔ اور وہی غالب ہے اپنے بندوں پر اور بھیجتا ہے تم پر نگہبان۔ آدمی کے لئے بدلی والے ہیں اس کے آگے اور پیچھے کہ اس کی حفاظت کرتے ہیں خدا کے حکم سے۔ جب وحی بھیجتا ہے تیرا رب فرشتوں کو کہ میں تمھارے ساتھ ہوں تو تم ثابت قدمی بخشو ایمان والوں کو۔

---

[1] القرآن الکریم ۷۹/۵
[2] القرآن الکریم ۶/۶۱
[3] القرآن الکریم ۳۲/۱۱
[4] القرآن الکریم ۶/۶۱
[5] القرآن الکریم ۱۳/۱۱
[6] القرآن الکریم ۸/۱۲

www.alahazratnetwork.org



انه لقول رسول کریم ۝ ذی قوۃ عند ذی العرش مکین ۝ مطاع ثم امین[1] انما انا رسول ربك لاهب لك غلاما زکیا[2] انی جاعل فی الارض خلیفة[3] یا داود انا جعلنك خلیفة فی الارض[4] انا سخرنا الجبال معه یسبحن بالعشی والاشراق ۝ والطیر محشورة کل له اواب[5] فسخرنا له الریح تجری بامره رخاء حیث اصاب[6] ۝ والشیاطین کل بناء و غواص[7] ۝ و اٰخرین مقرنین فی الاصفاد[8] ۝ هذا عطاؤنا فامنن او امسك بغیر حساب[9] ۝ ابرئ الاکمه و الابرص و احی الموتی باذن الله[10]، ولکن الله یسلط رسله علی من یشاء[11]۔

بے شک وہ ایک عزت والے زبردست رسول کی بات ہے کہ مالکِ عرش کے حضور جس کی عزت ہے وہاں اس کا حکم چلتا ہے امانت والا ہے۔ میں تو یہی تیرے رب کا رسول ہوں اور میں تجھے ستھرا بیٹا عطا کروں۔ بے شک میں زمین پر نائب بنانے والا ہوں۔ اے داؤد! بے شک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا۔ بے شک ہم نے اسکے ساتھ پہاڑوں کو قابو کر دیا پاکی بولتے ہیں پچھلے دن اور سورج چمکتے اور پرندوں کو مسخر کر دیا گروہ کے گروہ جمع کیے ہوئے سب اس کی طرف رجوع لاتے ہیں۔ تو ہم نے سلیمان کے قابو میں ہوا کو کر دیا کہ سلیمان کے حکم سے نرم نرم چلتی ہے جہاں وہ چاہے اور دیو مسخر کر دیے اور ہر راج اور غوطہ خور اور بندھنوں میں جکڑے ہوئے، یہ ہماری دین ہے تو چاہے دے چاہے روک رکھ بے حساب میں مادرزاد اندھے اور سپید داغ والے کو اچھا کرتا ہوں اور میں مُردے جلا دیتا ہوں خدا کے حکم سے۔ لیکن اللہ اپنے رسولوں کو قابو دیتا ہے

---

[1] القرآن الکریم ۸۱/ ۱۹، ۲۰، ۲۱
[2] القرآن الکریم ۱۹/ ۱۹
[3] " " ۲/ ۳۰
[4] " " ۳۸/ ۲۶
[5] " " ۳۸/ ۱۸، ۱۹
[6] " " ۳۸/ ۳۶
[7] " " ۳۸/ ۳۷
[8] " " ۳۸/ ۳۸
[9] " " ۳۸/ ۳۹
[10] " " ۳/ ۴۹
[11] " " ۵۹/ ۶

اغناهم الله و رسوله من فضله[1]۔ حسبنا الله سیؤتینا الله من فضله و رسوله[2]۔ یا ایها الذین اٰمنوا اطیعوا الله و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم[3] ولو ردوه الی الرسول والی اولی الامر منهم لعلمه الذین یستنبطونه منهم[4] فنبئنی بعلم ماذا تستبشع فیه انما عهدی بك عقولا غیر سفیه والله الهادی و ولی الایادی وللعبد الضعیف فی هذا الباب کتاب جامع نافع مستطاب یهدی المستهدی الی الصواب ویردی المستهوی الی التباب جار طبعه باذن الوهاب سمیته "الامن والعلی لناعتی المصطفی بدافع البلاء" (۱۳۱۱ھ) ولقبته "باکمال الطامه علی شرك سوی بالامور العامة" (۱۳۱۱ھ) تجد فیه ستین اٰیة وثلث مائة احادیث تمیز الطیب من الخبیث و فیما تلوت کفایة لاولی الدرایة و

جس پر چاہے۔ انھیں غنی کردیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے۔ ہمیں خدا بس ہے اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اللہ کا رسول۔ اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں کاموں کے اختیار والے ہیں۔ اور اگر اسے لاتے رسول کے حضور اور اپنے ذی اختیاروں کے سامنے تو ضرور اسکی حقیقت جان لیتے وہ جو ان میں بات کی تہ کو پہنچ جانے والے ہیں۔ تو اب علمی راہ سے کہئے اس میں آپ کو کیا برا لگتا ہے، اور میں نے آپ کو جب دیکھا تھا عاقل غیر سفیہ ہی پایا تھا اور اللہ ہادی اور نعمتوں کا مالک ہے۔ اور بندۂ ضعیف کی اس باب میں ایک کتاب جامع نافع مستطاب ہے کہ ہدایت چاہنے والے کو راہِ حق دکھاتی اور تباہی میں گرنے والے کو ہلاک کرتی ہے بحکمِ الٰہی زیرِ طبع ہے میں نے "الامن والعلی لناعتی المصطفٰی بدافع البلاء" (۱۳۱۱ھ) اس کا نام اور "اکمال الطامہ علی شرك سوی بالامور العامہ" (۱۳۱۱ھ) لقب رکھا ہے اس میں ساٹھ آیتیں اور تین سو حدیثیں پائیے گا کہ طیب کو خبیث سے جدا کرتی ہیں اور جو آیتیں اس وقت میں نے تلاوت کیں عاقلوں کو وہی

---

[1] القرآن الکریم ۹/۷۴
[2] القرآن الکریم ۹/۵۹
[3] القرآن الکریم ۴/۵۹
[4] القرآن الکریم ۴/۸۳

www.alahazratnetwork.org



باللہ الہدایۃ والحفظ والوقایۃ والحمد للہ فی البدایۃ والنہایۃ وصلی اللہ تعالٰی علی الوالی الاعظم والمولی الاکرم والمولی الاقدم وألہ وصحبہ قادۃ الامم واولیائہ المتصرفین باذنہ فی العالم وعلینا بہم وبارك وسلم اٰمین!

کافی ہیں اور اللہ ہی کی طرف سے ہدایت اور حفظ و نگہبانی ہے۔ اور سب تعریفیں اللہ کو آغاز و انجام میں۔ اور اللہ کی درودیں والیِ اعظم و مولائے اکرم و حاکمِ اقدم اور ان کے آل و اصحاب پیشوایانِ اُمت اور اُن کے اولیاء پر کہ ان کے حکم سے عالم میں تصرف فرماتے ہیں اور ان کے صدقے میں ہم پر اور اللہ کی برکت اور سلام، آمین۔ (ت)

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمدن النبی الامی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

للیلتین خلتا من شعبان ۱۳۱۹ھ

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمدن النبی الامی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

دوم شعبان ۱۳۱۹ھ

مترجم کہتا ہے غفرلہ، اس صحیفہ شریفہ کے بعد تین مہینے کامل انتظار ہوا، عرب صاحب کی طرف سے جواب نہ آیا، آخر تین مہینے تین دن کے بعد عالیجناب نواب مولوی محمد سلطان احمد صاحب قادری دام مجدہم کے ہاتھ کہ نجم ذی القعدہ کو رامپور تشریف لئے جاتے تھے تیسرا صحیفہ شریفہ بہ تقاضائے جواب سوالات مرسل ہُوا۔

## مفاوضہ سوم از حضرت عالم اہلسنت مدظلہ بتقاضائے جواب سوالات دو مفاوضہ سابقہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ وبعد فہذا رابع شہر منذ ارسلت الکتاب ولم تحر الجواب وقد کان کصاحب السابق الماضی علیہ خمسۃ شہور مشتملا علی اسئلۃ دینیۃ لامعۃ النور فلم تجب عن ھذا ولا عن ذاك مع

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ بعد حمد و صلوٰۃ یہ چوتھا مہینہ ہے کہ میں نے خط بھیجا اور آپ نے جواب نہ دیا اور یہ خط بھی پہلے کی طرح جسے پانچ مہینے گزرے ہیں روشن و تاباں سوالاتِ دینیہ پر مشتمل تھا آپ نے نہ اس کا جواب دیا نہ اس کا، حالانکہ یہ سلسلہ خود آپ ہی نے شروع کیا تھا

www.alahazratnetwork.org



مع انك انت البادیٔ فیما ھناك وانا امھلك عدۃ ایام اُخر لتجیب مفصلا عن کل مستطر فان مضی یوم الخمیس تاسع ھذا الشھر النفیس ولم یأت منك الجواب تبین انك غلقت الباب وطویت الصحف وجف القلم بما سیجف وللہ الحمد فی الاولٰی والاٰخرۃ والصلوات الزاھرۃ والتحیات الفاخرۃ علٰی سیدنا وصحبہ وعترتہ الطاھرۃ۔ اٰمین!

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن المصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، لخمس خلون من ذی القعدۃ یوم السبت ۱۳۱۹ھ

میں آپ کو چند دن کی اور مہلت دیتا ہوں کہ جتنے سوالات لکھے ہیں سب کا مفصل جواب دیجئے، اگر روز پنجشنبہ کہ اس نفیس مہینے کی (دسویں عہ) ہوگی گزر گیا اور آپ کی طرف سے سوالات کا جواب نہ آیا تو ظاہر ہوگا کہ آپ نے دروازہ بند کرلیا اور دفتر لپیٹ دیے اور قلم خشک ہوجائیگا جس بات پر عنقریب خشک ہونے والا ہے اور اللہ ہی کے لئے اوّل وآخر میں حمد ہے اور چمکتی درودیں اور گرامی تحیتیں ہمارے مولٰی اور ان کے اصحاب وآلِ طاہرین پر، آمین! (ت)

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن المصطفٰی النبی الامی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، پنجم ذی القعدہ بروز شنبہ ۱۳۱۹ھ

مترجم غفرلہ کہتا ہے مسلمان ملاحظہ فرمائیں کہ اس صحیفۂ ملیفہ میں سوا تقاضائے جواب کے کیا تھا عرب صاحب کی نسبت کون سا سخت کلمہ تھا مگر ہوا یہ کہ عرب صاحب جوابوں کے عجز سے بھرے بیٹھے تھے وہ سوال ان پر پہاڑ سے زیادہ گراں تھے ڈر تھا کہ مبادا جواب طلب ہوا تو کیا کہوں گا، جب پہلے کو پانچ اور دوسرے کو تین مہینے گزر گئے دل میں کچھ مطمئن ہوئے ہوں گے کہ شاید قسمت کا لکھا ٹل گیا مگر افسوس کہ ناگاہ ادھر سے تقاضوں کا پہاڑ ٹوٹ ہی پڑا، اب رنگ بدل گیا اور وُہ عجز جس سے بھرے بیٹھے تھے جہل بن کر اُبل گیا۔ اس صحیفۂ شریفہ کا پہنچنا اور طیب صاحب کا نام کی طیب وپاکیزگی سے اپنی ذاتی اصالت کی طرف پلٹ جانا، اگلے مراسلات میں طرفین کے محاورات

---

عہ پنجشنبہ کی دسویں خود اسی صحیفۂ شریفہ کی تاریخ سے ظاہر تھی کہ پنجم روز شنبہ ارشاد فرمائی، لفظ تاسع سبقِ قلم تھا اور خود پنجشنبہ صراحۃً مذکور ہونا رفع التباس کو بس تھا۔ مہلت پنجشنبہ تک عطا ہوئی وہ تاسع ہو یا عاشر ۱۲ مترجم۔

www.alahazratnetwork.org



دیکھئے اور اب اس تحریر ثالث کو ملاحظہ کیجئے۔

## خط سوم عرب صاحب بہ تبدیل رنگ و اظہار خشم بے در رنگ

وصلنی خطك المورخ ٥ ع۱ ذوالقعدة
١١ ع۲ ذوالقعدة فکیف اجیبك یوم التاسع
ولکن امتثالا لامرك سیأتیك الجواب
الذی تعلم به انی
ماسکت عن الجواب
الا صیانة لاغلاطك ان تظهر
ولجهلك ان یشهر

ع ستعلم لیلٰی ای دین تداینت
وای غریم فی التقاضی غریمها

محمد طیب ۱۱

مجھے تمھارا خط پانچویں ذوالقعدہ کا لکھا گیارھویں ذوالقعدہ کو پہنچا تو میں نویں تاریخ کو کیسے تمھیں جواب دُوں، مگر آپ کا حکم ماننے کو عنقریب آپ کے پاس وہ جواب آتا ہے جس سے تمھیں معلوم ہوگا کہ میں جواب سے صرف اس لئے خاموش رہا تھا کہ تمھاری غلطیوں کو ظاہر ہونے اور تمھاری جہالت کو تشہیر سے بچاؤں " اب جاننا چاہتی ہے لیلٰی کہ کیسے قرض کا اس نے لین دین کیا اور اس کا قرض خواہ تقاضا کرنے میں کیسا قرض خواہ ہے۔"

محمد طیب ۱۱

**مترجم** غفرلہ کہتا ہے کہ تقاضائے جواب پر عجز کی جھنجلاہٹ نے عرب صاحب کو ایسے غیظ میں ڈالا کہ ذرا سے کارڈ میں بدحواسیاں صادر ہوگئیں، مثلاً پہلی بدحواسی کہ ابتدا میں القاب و آداب درکنار اللہ عزوجل کا نام بھی چھوٹا، پہلے دونوں خط مسلمانی طریقے پر بسم اللہ شریف یا حمد و صلوٰۃ سے آغاز تھے اس کی ابتدا یہیں سے ہے کہ وصلنی خطك (تمھارا خط پہنچا) دوسری بدحواسی براہِ طنز و تسخیر ایک ع پرانا شعر لکھ دینے کا شوق چرایا تو ایسے بہکے کہ اپنے ہی کو لیلٰی بنایا،

---

ع یہ شعر ایک عجیب قصیدے کا ہے جس کی تفصیل مضامین جناب مولوی عبدالحق صاحب خیرآبادی بیان کرتے تھے اگرچہ قصیدہ یہاں سے متعلق نہیں مگر " الشیئ بالشیئ یذکر " الخ پر بات یاد آجاتی ہے

(باقی بر صفحہ آئندہ)

---

ع۱ هکذا بخطه دام فی خبطه ۱۲

ع۲ هکذا بخطه لازال فی خبطه ۱۲

www.alahazratnetwork.org



حق بر زبان جاری شود، یہ نہ دیکھا کہ کون مدیون ہے کون قرضدار ہے سوالات کا قرضہ کس پر سوار ہے

---

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

دوستانِ علم و ادب کے لئے اس کے بعض اشعار کہ اس وقت یاد آئے تحریر ہوتے ہیں، زبان عرب کا مستند شاعر اپنی ایک کنیز کی شان میں کہتا ہے:

عجبت للیلٰی من نجبار اشتریتہا
وکاتبتہا کیما یتم نعیمہا
فما صنعت الا الاباق مدینۃ
وما ابقیت الا ودیعۃ ندیمہا
ستعلم لیلٰی ای دین تداینت
وای غریم فی التقاضی غریمہا
تملکت بحکم الرق ثم تہندت
اباقا وسیما الزنج فی القلب سیمہا
تودّ اولو درس الخیانۃ لیتنا
مُدَرِّسۃ للغدر فیما نقیمہا
ترفضت الحنّاء ثم تنشرت
تعدّی الدواء الداء عن حکیمہا
فلیلٰی وان کان اسمہا طیبا غدت
خبیثۃ نفس یرتضیہا لئیمہا
ورُبّ مسمّی کاذب یعبق اسمہ
برائحۃ ما فی المسمّی نسیمہا
کمہلکۃ تدعی بعکس مفازۃ
وکافورۃ من نجیۃ بان شیمہا
الیلی الیلٰی ای دفارٍ ھجوت من
انتہ المعالی صفوھا وصمیمہا

مجھے زنجبار کی لیلٰی سے تعجب آتا ہے میں نے اسے خریدا اور مکاتب کیا تھا کہ اس کی آسائش پوری ہو (یعنی اتنا مال اپنے کسب سے کما ئے تو تو آزاد ہے) اس نے کچھ نہ کیا سوا اس کے کہ میرا دَین لے کر بھاگ گئی اور وہ نہ بھاگی مگر اس حال پر کہ میرا دَین اس کے ساتھ ہے اب جانا چاہتی ہے لیلٰی کہ کیسے قرض کا اس نے لین دین کیا اور اس کا قرضخواہ تقاضا کرنے میں کیسا قرضخواہ ہے۔ کنیزی کے باعث ملکیہ بنی پھر بھاگ کر ہندیہ ہوگئی اور زنگی صورت کی علامتیں دل میں موجود ہیں خیانت کے درس والے تمنا کرتے ہیں کاش ہم اسے اپنے یہاں بیوفائی کی تعلیم دینے پر مدرس مقرر کریں وہ سڑا ہندی پہلے تو رافضن بنی پھر نیچریہ ہوگئی، دوا کی حد سے مرض بڑھ گیا۔ اس کا حکیم اس کے علاج سے عاجز آیا تو لیلٰی اگرچہ نام کی پاکیزہ ہے نفس کی خبیثہ ہے کہ اسے نفس کا کمینہ پسند کرے گا اور بہت جھوٹے نام کے مسمے ہوتے ہیں کہ نام ایسی خوشبو سے مہکتا ہے کہ مسمے میں جس کی ہوا بھی نہیں جیسے جائے ہلاک کو برعکس مفازہ یعنی جائے نجات کہتے ہیں اور زنِ زنگیہ کو جس کی سیاہیاں ظاہر ہیں

www.alahazratnetwork.org



کس سے تقاضا ہے کس پر چڑھائی ہے عزم نے کس کی جان پر بنائی ہے ؏
چھائی جاتی ہے یہ دیکھو تو سراپا کس پر

خیر، ؏

مہرباں آپ کی خفت مرے سر آنکھوں پہ

تیسری بدحواسی خط تقاضا پہنچتے ہی یاران سرپل میں کھچریاں پکیں، وہابیت کی فوج مقہوریت موج (جو حضرت نواب خلد آشیاں مرحوم مغفور کے عہد سنیت مہد میں کرتے جوتے کے نیچے دبی تھی سر اٹھانے بلکہ مذہب بتانے کی جان نہ تھی اب کچھ کچھ کھل کھیلی اور گریز کرکے پر پرزے نکال چلی ہے) ہل چل مچی پرانے پرانوں کا سہارا لگانے سنت کے خلاف پر ندوہ منانے سے کمیٹی میں یہ رائے پاس ہوئی کہ عرب صاحب نے بہت مدتوں سے دشمنی تقلید میں سر کھپایا، برسوں دود چراغ کھایا، کچھ خرافات مزخرفات کا ملغوبا جمع کر پایا ہے۔ سوالات کے جواب کو تو اڑان گھائی بتائیے اور وہ پچھلی محنتوں کا سارا نتیجہ بنام جواب آگے لائیے۔ جب بعون اللہ تعالٰی دندان شکن رد ہوگا، اس وقت تو وہ عوام کے آگے ناک رہ جائے گی کہ دیکھو ؏

ہم بھی ہیں پانچویں سواروں میں

خط تقاضا چھٹی ذی القعدہ روز یک شنبہ کو پہنچا تھا، آٹھویں تک کمیٹی میں یہ رائے جم پائی اور وہ جواب بہ صد پیچ و تاب تحریر ہوا کہ جواب پیچھے سے دیں گے، صحیفہ تقاضا میں پنجشنبہ تک کی مہلت مقرر فرما دی تھی، اس کا یہ جواب سوچا کہ خط ہمیں ۱۱ ذی القعدہ روز جمعہ کو پہنچا ہم پنجشنبہ تک جواب کیونکر دیتے یہاں تک تو عیاری و چالاکی سے کام لیا گیا۔ اب عجز کی بدحواسی اپنی جھلک دکھاتی ہے کمیٹی وہابیت نے ایسے کذب صریح کی رائے دی تھی تو لفافے میں بھیجنا تھا کہ کذب پر لفافہ رہتا عام شخصوں پر ثبوت نہ ہوسکتا مگر بدقسمتی سے کارڈ لکھا جس پر روانگی و وصول کی مہر یائے ڈاک نے واضح کردیا کہ لعنت اللہ...

---

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

دعی عنك تهجاء الرجال واقبلی
لك الحظ لا للاخيلية

کافورہ نام رکھتے ہیں اے لیلٰی اری گندی
تو نے اسکی ہجو کہی جسے صاف وخاص بلندیاں حاصل
ہوئیں، مردوں کی بدگوئی سے در گزر اور آکہ
میں لیلٰی اخیلیہ کا نہیں تیرا حصہ ہے ۱۲ مترجم

www.alahazratnetwork.org



حضرت کا یہ قریب نامہ سہ شنبہ ۸ ذی القعدہ کو ڈاک خانہ رامپور سے روانہ ہو کر چہارشنبہ نویں ذی القعدہ کو خدمت اقدس بندگان حضرت مکتوب الیہ میں باریاب ہو لیا یعنی لکھے جانے سے دو دن پہلے ہی پہنچ گیا' انا للہ و انا الیہ راجعون، عرب صاحب کی ان خوبیوں پر بھی حضرت عالم اہلسنت مدظلہ العالی نے اسی علم سے کام لیا جو ارباب علم کو اہل جہل کے ساتھ شایان ہے بغور ملاحظہ قریب نامہ مذکورہ ڈاکخانہ سے رسید لے کر یہ صحیفہ چہارم امضا ہوا۔

## مفاوضۂ چہارم حضرت عالم اہلسنت دام ظلہ بجواب خط سوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم۔ وبعد فجاء الکتاب ولم یأت الجواب ولست متفرغا للجھل والسباب ووصولہ قبل وجودہ بیومین عجب عجاب۔ وبعد قد بقی علیك من الیوم الی الغد الوقت الموعود فان مضی ولم یأت الجواب علمت ان بابك مسدود وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وبارك علی صاحب المقام المحمود وألہٖ وصحبہ الغر السعود والحمد للہ الغفور الودود۔

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمدن المصطفٰی النبی الامی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لتسع خلون من ذی القعدۃ ۱۳۱۹ھ یوم الاربعاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم۔ بعد حمد وصلوٰۃ واضح ہو خط آیا اور جواب نہ آیا اور جہالت کی باتوں اور گالی گلوچ کی مجھے فرصت نہیں اور اس خط کا عالم ایجاد میں آنے سے دو دن پہلے یہاں پہنچ جانا سخت تعجب کا اچنبھا ہے اور ہنوز آج سے کل تک آپ کے لئے روز موعود کا وقت باقی ہے اگر وہ گزر گیا اور جواب نہ آیا تو معلوم ہوگا کہ آپ کا دروازہ بند ہے اور اللہ تعالٰی کے درود وسلام وبرکات صاحب مقام محمود اور ان کے آل واصحاب نور وسعادت والوں پر اور سب خوبیاں اللہ کو جو گناہ بخشے اور اپنے بندوں سے محبت فرمائے۔

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمدن المصطفٰی النبی الامی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نہم ذی القعدہ ۱۳۱۹ھ روز چہار شنبہ

www.alahazratnetwork.org



مترجم غفرلہ کہتا ہے کہ روزِ موعود گزرا اور جمعہ گزرا اور جواب نہ آیا تو اس صحیفۂ پنجم نے امضا پایا۔

## مفاوضۂ پنجم حضرت عالم اہلسنت دام ظلہ باعلام تمامی حجت

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ، نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ، وبعد فقد مضی امس یومك الموعود بل زاد علیہ الیوم الموجود یوم الجمعۃ المبارك المسعود ولم یأت منك شیئ من الردود فانجلی الحجاب و انتھی الخطاب والحمد للّٰہ الکریم الوھاب ولن یقبل منك ھذا الا الانقیاد لما ارشدناك الیہ من الحق والرشاد والحمد للّٰہ العلی الجواد والصلٰوۃ والسلام علی سید الاسیاد محمد و اٰلہ وصحبہ الامجاد ، اٰمین !

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمدن المصطفی النبی الامی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم لاحدی عشرۃ مضین من ذی القعدۃ سنۃ ۱۳۱۹ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ، نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ بعد حمد و صلٰوۃ بلاشبہہ کل آپ کا روزِ موعود گزر گیا بلکہ آج کا دن روزِ مبارک و ہمایوں جمعہ اور زائد ہوا اور آپ کی طرف سے کچھ جواب نہ آیا تو پردہ کھل گیا اور مخاطبہ تمام ہوا اور سب خوبیاں اللہ کریم بہت عطا فرمانے والے کو، اور آپ سے کچھ پذیرا نہ ہوگا مگر اس حق و صواب کے لئے مطیع ہونا جس کی طرف ہم نے آپ کو ہدایت کی اور سب تعریفیں اللہ بالا و بے غرض بخشندہ کو اور درود و سلام سب سرداروں کے سردار محمد اور ان کے آل و اصحاب معززین پر ۔ آمین !

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمدن المصطفی النبی الامی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یازدہم ذی القعدہ ۱۳۱۹ھ

مترجم غفرلہ کہتا ہے الحمد للہ حضرت عالم اہلسنت کے ساتھ عرب صاحب کا مکالمہ ختم ہوا اور عرب صاحب کا جوابوں سے عجز روشن و آشکارا ہوگیا ۔ ذٰلك بان اللّٰہ ھو الحق وان اللّٰہ لایھدی کید الخائنین والحمد للّٰہ رب العٰلمین وقیل بُعدا للقوم الظّٰلمین ۔

www.alahazratnetwork.org



# زیادتِ افادت

عرب صاحب کی خوبی تہذیب اور اس کے جواب میں حضرت عالمِ اہلسنّت کا حلمِ عجیب ناظرین نے ملاحظہ فرمایا اب مستفیدانِ بارگاہِ سنّت کا ادب اجمل اور کریمہ واعرض عن الجٰہلین[1] پر کیمیا نہ عمل بنظرِ اعتبار مشاہدہ کیجئے۔ مکرمنا مولوی محمد واعظ الدین صاحب اسلام آبادی قادری برکاتی سلمہ الہادی نے اگرچہ عرب صاحب کے خطِ سوم میں کلمات جہل واشتلم ملاحظہ فرما کر آیہ کریمہ واغلظ علیہم[2] پر عمل چاہا مگر اثر تادیب وکمال تہذیب کہ عرب صاحب کو معذور ہی رکھا اور ان کی نسبت کلام خوبی واکرام ہی لکھا سرا قصور نفسِ امّارہ پر طویلے کی بلا بندر کے سر۔

## نامی نامہ مولانا واعظ الدین صاحب بجواب ہماں خطِ سوم عرب صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم۔

الٰی جناب الفاضل الوسیع المناقب السنیع المناصب المولوی طیب صاحب دامت عنایتہم۔

امّا بعد فاتت الیوم کریمتکم المسطورۃ ونمیقتکم الغیر المستورۃ ضحی تاسع ذی القعدۃ یوم الاربعاء فوجدناھا علٰی خلاف ماھو المامول من العلماء وایضًا علٰی خلاف ما عھد منکم فی اختیہا السالفتین فعلمنا انہالیست من قبل قلبکم بل رشحۃ من النفس الامارۃ بالشین اذلیس فیہا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

بجناب فاضل فراخ مناقب نیکی مناصب مولوی طیب صاحب دام عنایتہم۔

بعد حمد وصلوٰۃ واضح ہو آج نہم ذی القعدہ روز چہارشنبہ وقت چاشت آپ کی گرامی کتابت اور بے پردہ[عہ] تحریر آئی، ہم نے اس رنگ کے خلاف پائی جس کی علماء سے توقع تھی نیز اس طرز کے مخالف آئی جو اس کی دو اگلی بہنوں میں آپ کی طرف سے معروف رہے تو ہم نے جانا کہ وہ آپ کے قلب کی طرف سے نہیں بلکہ نفسِ امّارہ کے چھینٹوں سے جو بکثرت عیب کی طرف داعی ہے اس لئے

---

عہ بے پردہ دو وجہ سے، ایک تو کارڈ پر تھی دوسرے برہنہ گوئی ۱۲ مترجم

[1] القرآن الکریم ۷/ ۱۹۹ [2] القرآن الکریم ۹/ ۷۳

www.alahazratnetwork.org



جواب سؤال الاكذب وفحش وجهل بضلال فسيدنا العلامة عالم اهل السنة مد ظله ودام فضله لما كشف عن خدرها ووقف على هذرها وهجرها لم يجد عليكم لاجلها بل تبسم ضاحكا من قولها وقال رب اوزعني ان اشكر نعمتك التي انعمت علي وعلى والدي وان اعمل صلحا ترضه وادخلني برحمتك في عبادك الصلحين[عـه] علما منه بان لا معصوم الا من عصم الله فكيف يؤخذ بجهل النفس صديق قديم ما كانت مرضاه ولكنا نحن خدام العتبة العلية في عجب عاجب من هذه القضية كتاب يكتب ۱۱ ذي القعدة الحرام ويصل لحضرة المكتوب اليه تاسع الشهر من ذلك العام وانا لموقنون انكم من مثل هذا الكذب الجلي محزولون وانما هو من تعاجيب نفس امارة ولم تدر السفيهة ان منها على

کہ اس تحریر میں جھوٹ اور زبان درازی اور بہکی ہوئی جہالت کے سوا کسی سوال کا جواب نہ تھا تو ہمارے سردار علامہ عالم اہلسنت مدظلہ ودام فضلہ نے جب کہ اس کا پردہ کھولا اور اس کی بیہودہ سرائی وپریشان گوئی پر وقوف پایا اس کے سبب آپ پر کچھ غضب نہ فرمایا بلکہ اس کی بات سے ہنستے ہوئے مسکرائے اور دعا کی کہ "اے میرے رب! میرے دل میں ڈال کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر ادا کروں جو کہ تُو نے مجھ پر اور میرے باپ دادا پر فرمائیں اور میں وہ بھلا کام کروں جو تجھے پسند آئے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل فرمالے۔" وجہ یہ کہ حضرت والا کو معلوم ہے کہ معصوم تو وہی ہے جسے اللہ عزوجل نے عصمت عطا فرمائی تو نفسِ امارہ کی جہالت کے باعث ایک پرانے دوست پر جو ایسی باتوں کو ناپسند رکھتا تھا کیا مواخذہ ہو مگر خادمانِ آستانہ والا اس معاملے میں سخت عجب میں ہیں خط لکھا جائے تو جائے ذی القعدۃ الحرام کی گیارھویں کو اور حضرت مکتوب الیہ کے پاس پہنچے اسی سال اسی ذی القعدہ کی نویں کو، ہم کو یقین ہے کہ آپ ایسے سفید جھوٹ سے برکنار ہیں یہ تو اسی نفسِ امارہ کی انوکھیاں ہیں اور وہ احمق یعنی نفسِ امارہ کی شرارت یہ نہ سمجھی کہ اس کے جھوٹ

---

عـه نفس زبان عربی میں مؤنث ہے یہاں مطابقت ترجمہ کے لئے شرارت نفس یا شریرہ مکتوب ہوئی ۱۲ مترجم

www.alahazratnetwork.org



كذبها الدليل وامارة فان تاريخ
ارسال القرطاس فى طابع بوسطه
رامفور ١٨ فروری یوم الثلثاء و
تاريخ وصوله فى طابع بوسطة بريلى
١٩ فروری یوم الاربعاء وهى تزعم
انها كتبت ٢١ فروری یوم الجمعة
الغراء فيالها من ولادة قبل الحمل
مالها نظير فى خارج ولا عقل، و
لا يخفى على جنابكم الرفيع ان مثل
هذا الاحتيال الشنيع لا تقضى الا بوقاحة
المحالة ولا تفضى الا الى فضيحة
الفعالة وماهى الا النفس الامارة
اما قلبكم فلم يرض عاره ولا عواره فتبين
انها لو ارسلت الجواب لجاء قبل يوم الخميس
كهذا الكتاب ولكنها عجزت فمكرت
وكذبت وهجرت وزعمت انما بهذا
سترت فواحش جهلها ولا والله ظهرت
فيا مولانا الفاضل الكامل انا
اسألك بما رزقت من العلم والفضائل
ان تكبح عنانها عن الجهل والفحش
والرذائل وقل لها يا هذه تمضى
الشهور وتنقضى الدهور و
لا تردين الجواب و لو ان
السؤال كان طلاقًا عليكِ لخرجتِ
من العدة وحللتِ للخُطّاب

پر خود اس کی طرف سے دلیل و علامت موجود
ہے کہ مہر ڈاکخانہ رامپور میں روانگی کارڈ کی
تاریخ ١٨ فروری سہ شنبہ ہے اور مہر ڈاکخانہ
بریلی میں پہنچنے کی تاریخ ١٩ فروری روز چارشنبہ
اور وہ شریرہ یہ بکتی ہے کہ اس نے یہ کارڈ
٢١ فروری روزِ روشن جمعہ کو لکھا تو یہ پیش از
حمل ولادت تو نہایت ہی عجیب ہے جس کی نظیر
نہ خارج میں ہے نہ ذہن میں۔ اور آپ کی جناب
میں پوشیدہ نہیں کہ ایسے بُرے حیلے کا حکم
نہیں ہوتا مگر اس سخت بد افعال کی رسوائی اور
وہ حیلہ گر بدکار کون ہے یہی نفس امارہ کی شرارت
آپ کا قلب تو اس کذب و مکر کے عار و عیب
پر راضی نہیں تو ظاہر ہوا کہ وہ شریرہ اگر جواب
بھیجتی تو اس کارڈ کی طرح جمعرات سے
پہلے آجاتا مگر وہ تو عاجز آئی لہذا فریب کیا
اور جھوٹ بولی اور بیہودہ بکا اور سمجھی کہ اس تدبیر
سے اس کے جہل کی بے حیائیاں چھپ گئیں حالانکہ
خدا کی قسم ظاہر ہوگئیں، تو اے مولانا فاضل کامل!
آپ کو جو علم و فضائل ملے انھیں ذریعہ بنا کر
آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ جہل اور فحش
اور کمینہ باتوں سے اس شریرہ کی باگ روکئے
اور فرمائیے کہ اے فلانی! مہینے گزریں، زمانے
پلٹیں اور تو جواب نہ دے۔ اگر بالفرض وہ
سوال تجھ پر طلاق بھی ہوتے تو تو ضرور اتنی مدت
میں عدت سے نکل کر پیام دینے والوں کے لئے

www.alahazratnetwork.org



ثم اذا طولبت فحشت وھذرت و خدعت ومکرت والی الاٰن علیك باقیة من الزمان الی انقضاء الخمیس الموعود فان مضٰی ولم یصل جوابكِ ففحشكِ وجهلك علیك مردود ولا واللّٰه یا امارة جهلت علی عالم واحتملت اثما احتملت لن یقبل منك الا الجواب عن کل ما سئلت و لا تظنی ان یلتفت العلماء الفحول الی ما تحتین به جرابكِ من الجهل والفضول نعم ان طغیت وبغیتِ والجهل بغیتِ فلعلك تجدین من یجهل علیك فوق ما تجهلین فتعضی علٰی یدیك وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۱؎

دعی عنك تهجاء الرجال واقبلی الخ

والسلام علٰی من اتبع الهدٰی و صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم وبارك علی المولی المصطفٰی واٰله وصحبه دائما ابدا۔

کتبه الفقیر واعظ الدین القادری الاسلام اٰبادی غفر له المولی الهادی لتسع خلون من ذی القعدة سنة ۱۳۱۹ھ۔

حلال ہوگئی ہوتی پھر جب تجھ سے جوابوں کا مطالبہ ہو تو تُو فحش وبیہودہ بکے اور مکر وفریب کرے اور ابھی روز موعود پنجشنبہ گزرنے تک تجھ پر کچھ زمانہ باقی ہے پس اگر وہ گزر گیا اور تیرا جواب نہ پہنچا تو تیرا فحش وجہل تیرے ہی منہ پر مارا جائے گا اور قسم بخدا اے وہ امّارہ جو ایک عالم سے جہل کے ساتھ پیش آئی اور حاملہ ہوئی جس گناہ کی حاملہ ہوئی زنہار تجھ سے پذیرا نہ ہوگا مگر ان تمام سوالات کا جواب دینا جو تجھ سے کئے گئے ہیں اور یہ گمان نہ کرنا کہ علمائے فحول اس جہل وفضول کی طرف التفات کریں جس سے تو اپنی بوری بھر رہی ہے ہاں اگر تُو سرکشی اور زیادتی کرے اور جہل ہی چاہے تو کیا عجب کہ تجھے کوئی ایسا مل جائے جو تیرے جہل سے بڑھ کر تجھ سے جہل کرے پھر تو اپنے ہاتھ چباتی رہ جائے، اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس پلٹے پر پلٹا کھاتے ہیں۔ مردوں کی ہجوگوئی سے درگزر اور آ الخ اور سلام ان پر جو ہدایت کے پیرو ہوئے اور اللہ تعالٰی کے درود وسلام وبرکات مولٰی مصطفٰی اور ان کے آل واصحاب پر ہمیشہ ہمیشہ۔

راقم واعظ الدین قادری اسلام آبادی غفرلہ المولٰے الہادی نہم ذی القعدہ ۱۳۱۹ھ

---

۱؎ القرآن الکریم ۲۶/ ۲۲۷

www.alahazratnetwork.org



# خاتمہ

وہ سوالات کہ عرب صاحب سے کئے گئے اور انھوں نے جواب نہ دیئے
اور انھیں بار بار مطلع کردیا ہے کہ بے ان کے جواب کے آپ کی خارجی باتیں مسموع
نہ ہوں گی۔

---

س ۱: کچھ احکام شرع ایسے ہیں یا نہیں کہ ابتداءً ان کا علم بے نص صریح یا اجتہاد مجتہد کے نہ ملے گا؟

س ۲: کیا تمام آدمی جمیع احکام کے عالم، معانی نصوص کو محیط، اجتہاد پر قادر ہیں؟

س ۳: کیا جاہلان عاری شتران بیمہار ہیں ان پر شریعت کے احکام نہیں؟

س ۴: ان کے لئے احکام الٰہی جاننے کی کیا سبیل ہے اس سبیل کا اختیار ان پر فرض، واجب، جائز کیسا ہے؟

س ۵: آپ نے اپنی عمر تک اللہ تعالٰی کو کیونکر پوجا اور بندوں سے کس طرح معاملہ کیا اجتہاد سے یا تقلید سے، آپ شروط اجتہاد سے پُر ہیں یا خالی؟

س ۶: آپ کو علوم شرعیہ کے تمام اصول و فروع میں اجتہاد پہنچتا ہے یا بعض میں؟ بر تقدیر اخیر جس میں آپ مجتہد ہیں اس کی تعیین کیجئے اور جس میں نہیں اس میں اپنی راہ بتائیے۔ بر تقدیر اول فقہی مسائل اجتہادی کی دس گھڑی ہوئی صورتیں لائیے جن کا حکم خاص آپ نے استنباط کیا ہو جس کی بناکے ظاہر و باطن وجرح و تعدیل و تفریع و تاصیل میں آپ دوسرے کی سند نہ پکڑیں۔

س ۷: تقلید شخصی آپ کے نزدیک کفر ہے یا حرام یا مباح یا واجب؟

س ۸: ائمہ و اقوال میں ہر مکلف نامجتہد کو تخییر ہے یا حکم تحیّر اور اس کی کیا سبیل؟

س ۹: یہ تخییر یا تحیّر مطلق ہے یا چار اکابر میں محصور؟

س ۱۰: تلفیق فسق ہے یا جائز؟

س ۱۱: مختلف اعمال میں یا ایک میں بھی؟

س ۱۲: قبل عمل یا بعد بھی؟

عرب صاحب کو اب ہم مطالبان حق اپنی طرف سے از سرِ نو دو ہفتے کی مہلت دیتے ہیں ختم سال تک ان مسائل کا مفصل جواب دے دیں جس بات میں اجمال رہے گا یا آپ کے بیان پر ایضاحِ حق

www.alahazratnetwork.org



کے لئے اور سوال پیدا ہوگا پھر عرض کرکے صاف کرلیا جائے گا یہاں تک کہ بعونہٖ تعالیٰ حق واضح ہو واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا محمد و اٰلہٖ وصحبہٖ اٰمین!

سید عبدالکریم قادری غفرلہ ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۱۹ھ

**تنبیہ:** جواب مفصل ہوں مواقع ضرورت وعدم ضرورت وغیرہا قیود و تخصیصات جو مکنون خاطر ہوں مصرح ہوں ورنہ مطلق اطلاق پر محمول رہے گا اور بعد ورود اعتراض ادعائے تخصیص وتقیید وتاویل مسموع نہ ہوگا۔

**تنبیہ:** ہر سوال کا جواب مدلل ہو اور اپنے لئے جو منصب قرار دیجئے دلائل اس منصب کے نصاب پر مکمل ورنہ بے محل سرود مطبوع نہ ہوگا، والحمد للہ اولاً واٰخراً والصلوٰۃ علیٰ رسولہٖ واٰلہٖ باطناً وظاہراً، اٰمین!

# عرب صاحب کی تہذیب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اس کے بعض نمونے تو عرب صاحب کے خط سوم میں جو آپ کو اسی رسالہ کے صفحہ ۴۲ پر ملے گا ملاحظہ ہوں مگر عرب صاحب کی جو روداد تہذیب وانسانیت اب رامپور میں چھپ رہی ہے اس کی نسبت بعض علمائے کرام ساکنان رامپور کی مرسلہ تحریر نے عجب خبریں دی ہیں ذرا استماع فرمائیے۔

بملاحظہ مخدومی مکرمی جناب مولوی سید عبدالکریم صاحب زید مجدہم، تسلیم۔ مولوی طیب صاحب عرب ایک رسالہ بنام "ملاطفۃ الاحباب" چھپوا رہے ہیں۔ اس کے بیانات کی بے حد غلطیاں تو اہل علم جانیں گے مگر طرز کلام میں نہایت تہذیب وانسانیت کو کام فرمایا ہے میں نے حضرت عالم اہلسنت کے خطوط انھیں کے رسالے میں دیکھے جس میں صرف عالمانہ کلام ہے مگر ان صاحب کی غصہ ناک تحریر نے کوئی دقیقہ بدزبانی کا اٹھا نہ رکھا، اس کے بعض اوراق چھپ گئے ہیں انہی سے کچھ انتخاب ملاحظہ ہو:

ص ۴: یہ شخص خود اپنا کہا نہیں سمجھتا۔

ص ۶: یہ شخص مسلمانوں کا بھی مخالف ہے اور عاقلوں کے بھی خلاف۔

ص ۱۲: یہ شخص ان لوگوں میں ہے جو اپنا گھر اپنے ہاتھوں بھی خراب کرتے اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے بھی۔ یہ یہودی کا بیان ہے۔

www.alahazratnetwork.org



ص ۱۴: بیڑیاں پاؤں میں ہیں اور مکر کرتا ہے۔
ص ۳۰: ناصرِ بدعت دشمنِ موحدین مکفرِ محدثین۔
ص ۳۰: علمی مذاکرے کے لائق نہیں۔
ص ۳۲: آپ کاٹے اور چلائے۔
ص ۳۳: مردہ بے حیات یہاں تک کہ ص ۱۵ سطر ۱۱ میں صریح فحش تک تجاوز کیا ہے۔
ایسی ناپاک تحریر کا اگر آپ یا اور کوئی صاحب رد لکھیں تو بہتر یہ ہے کہ حلم سے کام لیں جو شانِ علم ہے۔ والسلام ۱۵ ذی الحجہ ۱۳۱۹ھ انتہی۔

ہمیں اپنے معزز دوست کی یہ رائے بجان و دل منظور ہے، تحریر دیکھی جائے گی، اگر سوا ایسی ہی خرافات کے کچھ نہ ہوا تو اہلِ علم بلکہ ہر عاقل کے نزدیک وہ آپ ہی اپنا جواب ہے ورنہ اسکی زبان درازیوں سے اعراض ہوگا اور اس کی جہالتوں پر بعون اللہ تعالٰی اعتراض عرب صاحب اپنی تہذیبوں کا جواب اگر عرب کی مثل سے چاہیں تو اول الغی الاحتلاط یعنی جو عاجز آتا ہے غصے میں بھر جاتا ہے، و من اطاع غضبہ اضاع ادبہ جو غصے پر چلے گا ادب ہاتھ سے کھوئے گا، البغل التغل وھو لذلك اھل یعنی لوم اصلہ فخبث فعلہ۔ اگر اشعار سے چاہیں تو کثیر عزہ کے یہ دو شعر بس ہیں: ؎

یکلفہا الخنزیر شتمی و ما بہا ۔۔۔ ھوانی و لکن للملیك استذلت
ھنیئا مریئا غیر داء مخامر ۔۔۔ لغرۃ من اعراضنا ما استحلت[1]

یعنی ؎

بدم گفتی و خرسندم عفاک اللہ نکو گفتی ! ۔۔۔ جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خا را

(تُو نے بُرا کہا اور میں خوش ہوں اللہ تعالٰی تجھے معاف فرمائے تو نے خوب کہا۔ کڑوا جواب شیریں سخن سُرخ ہونٹوں سے اچھا محسوس ہوتا ہے۔ ت)

یہ تو عرب صاحب کی طرز پر امثال و اشعار سے جواب تھے اور ہمارا تیسرا پورا سچا جواب یہ ہے جو ہمارے رب عزوجل نے ہمیں تعلیم فرمایا کہ،

سلٰم علیکم لا نبتغی الجٰھلین[2] ۔۔۔ پس تم پر سلام ہم جاہلوں کے غرضی نہیں۔ (ت)

---

[1]

[2] القرآن الکریم ۲۸ / ۵۵

www.alahazratnetwork.org



| | |
|---|---|
| واذا خاطبهم الجٰهلون قالوا سلٰمًا ۝[1] | اور جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں بس |
| واذا مرّوا باللغو مرّوا کراما ۝[2] | سلام۔ اور جب وہ بیہودہ پر گزرتے ہیں اپنی عزت |
| والسلام | سنبھالے گزر جاتے ہیں۔ (ت) |

# عرب صاحب کی عربی دانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم۔ عرب صاحب کی تحریراتِ ثلٰثہ کا مجموعہ صرف انتیس سطریں ہیں انھیں میں ملاحظہ ہو کہ عربیت وفصاحت کی کیا بہتی نہریں ہیں مثلاً بطور نمونہ معروض:

(۱) ان اٰی قسم من اقسام التقلید فرضًا قطعیا۔ انّ کی خبر منصوب۔

(۲) جمادی الثانی مؤنث کی صفت مذکر۔

(۳) حضرت نے جمادے کا کوئی تیسرا بھی دیکھا ہوگا کر عرب ثانی پے ثالث نہیں بولتے۔

(۴) مہینے کا عَلَم جمادے الآخرہ ہے اَعلام میں تصرف کیسا! (اگر زیر زیر اور آنکھ پر پھلی نہ ہو۔ فافہم)

(۵) بخدمت حضرۃ العالم بتائے کشیدہ یہ متعلق املا ہے، خط کی خطا ہے، بحث فصاحت سے جدا ہے مگر علم کا پتا ہے۔

(۶) جناب مولوی، الف مضم ہوا تو ہوا لام تو ٹیڑھی کھیر تھا۔

(۷) قادری موصوف معرفہ صفت نکرہ۔

(۸) القول بان لاولیاء اللہ رضی اللہ تعالٰی عنھم تصرف۔ اِنّ کا اسم مرفوع، مگر یاں ادعائے محدّثی ہے۔

(۹) ۵ر ذوالقعدۃ۔

(۱۰) ۱۱ر ذوالقعدۃ۔ مضاف الیہ مرفوع، مگر یہ کہئے کہ قلم ہی مرفوع ہے۔

ان کے سوا اور بھی بعض مواقع محلِ کلام، اور خود عشرۃ کاملۃ ہی کیا کم ہیں، جو آدمی ۲۹ سطریں لکھے اور ۱۰ اغلاطیاں کرے وہ ضرور فصیح ادیب ہوا، خصوصًا جہاں عربی الاصل ہونے کا ادعا،

---

[1] القرآن الکریم ۲۵/ ۶۳

[2] " " ۲۵/ ۷۲

www.alahazratnetwork.org



بات یہ ہے کہ عرب صاحب کو عرب شریف میں رہنے کا اتفاق بہت کم ہوا، عمر کا زیادہ حصہ ہندوستان میں گزرا، بہتر ہو کہ آیندہ عربی کو کم تکلیف دیں، اپنی ٹوٹی پھوٹی اردو ہی خرچ کریں، تاویلات کا دروازہ کشادہ ہے لاتعدم خرقاء حیلۃ (چتر کے لئے حیلوں کی کمی نہیں۔ ت) مگر سحت کلام میں مجروح و مطروح و شاذ نامسموع کا دامن پکڑنا تسلیم اعتراض ہے گو پردے کے اندر۔

# لطیفہ

## عرب صاحب کا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر افترا

آپ نے اپنی ادب دانی کھولنے کو چند اوراق کی اناجی لکھی ہے جس میں اطفال مکتب سے کچھ لے دے کر، کچھ ادھر اُدھر سے سیکھ سکھا کر داد ادب دی ہے اس میں انّ مکسورہ سے شاذ نادر نصب خبر میں حدیث ان قعر جہنم سبعین خریفًا[۱] (جہنم کی گہرائی ستر خریف ہے۔ ت) تحریر کی اور بے دھڑک رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف نسبت کر دی کہ قولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہٖ وصحبہٖ وسلم تسلیما کثیرا ان قعر جہنم سبعین خریفا، مجتہد صاحب نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر یہ کھلا افترا، متداول کتاب تک رسائی محال اور اجتہاد کا ادعا۔ جناب من! یہ قول ابوہریرۃ فارسی ہے رضی اللہ تعالٰی عنہ، اور اس کی نسبت باقی کلام کی ان سطور میں وسعت نہیں۔ آپ کو ہوس ہوئی تو پھر معروض ہوگا ان شاء اللہ تعالٰی، وباللہ التوفیق۔

---

لاحول ولا قوۃ الا باللہ

## یہ مجتہد صاحب تو نیچری کانفرنس کے رکن رکین نکلے

جب سے پہلے خط کا جواب گیا رامپور سے عرب صاحب کی بد مذہبی کی نسبت متعدد خبریں آیا کیں جن کے سبب اگرچہ حکم بالجزم میں احتیاط رہی مگر کیف وقد قیل طرز کتابت میں تبدیل ہوئی، نامۂ دوم سے

---

عہ بالہاء لا بالحاء ۱۲

[۱] صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۱۲

www.alahazratnetwork.org



القاب وسلام تحریر نہ فرمائے گئے کہ مبتدع کو سلام اور اس کا اعزاز واعظام شرعاً حرام۔ فقیر کا یہ رسالہ ۱۵ ذوالحجہ کو تمام وکمال چھپ چکا کہ خبر وثوق تام کے ساتھ آئی کہ عرب صاحب نے نیچریوں کی ممبری پائی اب ان کی رُوداد تلاش کی گئی، یہاں نہ ملی، نیچریوں سے دیلو منگائی انھوں نے نہ دی بمشکل بعض صاحبوں کے یہاں سے ضمیمہ کانفرنس رامپور ۱۹۰۰ء ملا دیکھا تو صفحہ ۲۷ پر ط کی ردیف میں سب سے اونچے جلوہ گر ہیں۔ حرص کے نمبر ۲۹ دے کر لکھا ہے مولوی محمد طیب صاحب عرفت[عہ] مدرس اعلیٰ مدرسہ عالیہ رامپور پانچ روپے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ! اب غیر مقلدی کی شکایت کیا ہے وہاں چوکھا رنگ نیچریت کا چڑھا ہے، افسوس عرب کا نام بدنام کیا۔ ممبری کی اُپج اُپجی تھی تو اسلامی نام کے بہت جلسے تھے مگر یہ فخر کہاں سے کہ جہاں مولوی طیب صاحب پانچ روپے پر ہیں وہیں طابق النعل بالنعل لالہ بھگوتی پرشاد (عہ ۱۲۹) بابو پربھو دیال (عہ ۱۳۳) لالہ بنارسی داس (عہ ۱۲۴) بھی برابر وہمسر ہیں بلکہ لالہ برج کشور (عہ ۲۴) منشی بلاقیداس (عہ ۲۷) منشی پیارے لال (عہ ۲۸) وغیرہ وغیرہ آپ سے کمتر ہیں کہ عرب صاحب پانچ روپے کے ممبر، وہ دو دو روپے کے وزیٹر ہیں اگرچہ بابو برہمانند (عہ ۱۳۰) بابو بھولا ناتھ (عہ ۱۲۶) لالہ برج بھوکن سرنداس (عہ ۱۲۸) طیب صاحب کے اوپر ہیں کہ یہ پانچ ہی کے ہوئے وہ دس دس اور پچیس پچیس روپے کے اعلیٰ ممبر ہیں، طیب صاحب معاف فرمائیں، انھیں ختم سال تک مہلت تھی کہ تلاش روئیداد ہی میں ختم ہوئی۔ ۱۵ محرم ۱۳۲۰ھ تک مہلت سہی اگرچہ جب نیچریت ٹھہری تو اس بحث کی کیا حاجت رہی۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل وصلی اللہ تعالٰی علٰی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین، آمین!

---

## نوٹ

جلد ۲۷ کتاب الشتیٰ کے حصہ دوم، مناظرہ وردِّ بدمذہباں کے عنوان پر اختتام پذیر ہوئی۔ جلد ۲۸ کتاب الشتیٰ کے حصہ سوم سے شروع ہوگی ان شاء اللہ

---

عہ مطبع مفید عام میں تصحیح کا بھی اہتمام ہے۔ یہ لفظ یونہی (عرفت) چھپا ہے شاید (عرب) صاحب برج ستارہ ممبری کی (ب) کثرت استعمال سے (ف) ہوگئی ۱۲